UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222707
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP--786—13-6-75—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٥٥ ٣١ل Accession No. U 1485

Author ل ه موسیٰ، مرزا محمد تقی خان

Title مثنوی لیلیٰ مجنون

This book should be returned on or before the date last marked below.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای کاشفِ سرِّ عشق جان سوز — زینت دہ شمعِ محفل افروز
وی دُرِّ محیطِ جا و ذاتے — سرچشمۂ آبِ زندگانے
دردِ دل مرغ خوش ترانہ — آبِ رخ گلشن زمانہ
رنگِ چمن و بہار تجھسے — جوشِ گل و لالہ زار تجھسے
ترتیب دہندہ تو ہی سبکا — پیرایہ ہی تجھسے روز و شب کا
ای کارگشای بستہ کاران — مقصودِ دل امیدواران
ہم منشی صد نکات تو ہے — ہم ناظم کائنات تو ہے
ہے کعبہ و دیر مین تیرا شور — موران ضعیف کو تیرا زور
ہر چند کہ تو ہی لا ابالے — ہے صنع سے تیری کون خالی

ای خضرِ رہِ شکستہ پایان | وی توشۂ راہِ بی نوایان
ہرچند کہ بی نمود ہے تو | پر عینِ طلسمِ بود ہے تو
مومن کافر تجھی سی ہین شاد | ہی کعبہ و دیر تجھسی آباد
دل گرم رکھی ہی سنگ تجھسی | ہر گلبن ہی آب و رنگ تجھسی
تیری ہی جھلک ہر آئینہ ہی | تو عکس ہی عالم آئینہ ہی
ہر شی مین اگرچہ تو عیان ہے | پہ تابِ نظر نہین کہان ہے
انسان کفِ خاک سی بنایا | ایک قطرہ کو بحر کر دکھایا
دی مایۂ عقل و ہوش تونی | بخشی ہین چشم و گوش تونی
دولت یہہ کسی کسو نی بخشے | نعمت نہین جو کہ تو نی بخشے
تو اور بیانِ حمد ہیہات | رو کر ہوس اب سو نی مناجات
درویش ہی عشق کا نشانہ | اب کیجیے دعای عاشقانہ

مناجات

یارب میری سر مین شورِ غم رکھ | بی غم مجھی صاحبِ الم رکھ
ہوتا ہی درد میری دل مین | بھیجی ہو میری آب و گل مین
تڑپون غمِ دل کی کاہشون سی | دونا جان ہزار خواہشون سی

وہ معنی وہ نسخۂ یقین
دانائی رسالۂ رسالت
دفتر کمالات ہی وہ
شیرازۂ کائنات ہی وہ
زینت وہ تخت وتاج شاہی
وہ صورت رحمت الہی
ذات ستودہ ہو جسکی صفت بیان کرون مین
جسکو کہی رب ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک
آباد اوسی سی ہی جہان مین رونق
مالک ہی جن وبشر کا ہی وہ
مختار خدا کی حکم کا ہی وہ

جب تلک رہی وحشت خار باقی — دامن مین رہی نہ تار باقی
جز درد نکوئی پاس ہوئے — عریانی تن لباس ہوئے
یعنی وہ اگر نہ درون ہو — نہ گرد کی جامۂ بیرون ہو
ہون تیر زبان کا مین نشانہ — سر کھینچی ہمراہ آسی زمانہ
ہو جوش جنون کا دلمین سودا — پاؤن کو خوش آوی راہ صحرا
ہرگز نہو پاس ننگ وناموس — ہون وحشت کی وحشیونسی مانوس
جوشان بہرون بمثل سیل سو سو — روتا رہون ہر شجر کی آگو
پاؤن مین ہر آبلہ ہو اس طور — انجم ہون نہ ہلال جس طور
صحرا مین میری قدم کی دولت — پیدا کرین خار گل سے رنگت
افسانہ ہوس ہی غم کا بیجد — اب کر تو خیال نعت احمد
شبدیز قلم کی باگ کو پہیر — لکھنی مین اب اسکی تو نکر دیر

نعت سید المرسلین وخاتم النبیین صلعم

جون لوح بنی قلم کی قابل — ہی نعت نبی قلم کی قابل
گر نعت کی بو نہو سخن مین — جنبش نکری زبان دہن مین
وہ سرور خلق وفخر آدم — شاہنشہ کشور دو عالم

وہ شافع انس وجان ہی بیشک
وہ ہادی جہان ہی بیشک
وہ تخت نشین عرش زیبن
وہ جسکی کیا کلام تحسین

پھر وہاں سے پہرا جو مثل سیماب	تنہا گرم ہنوز بستر خواب
ہے فکر میں گرچہ روز و شب وہم	اس رمز کو پا سکے ہے کب فہم
ظاہر ہے ملک پہ اوسکی تفضیل	واماندہ رہ ہو جسکا جبریل
کیا ہوئی بشر سے اوسکی مدحت	ہو جسکا وصی شہ ولایت
جو شاہ رسل نبی حق ہے	ویسا ہی علی ولی حق ہے
لکھا جا تو ہوس بصد تمنی	اب نعت کی بعد منقبت بھی

منقبت حضرت مرتضی علی علیہ الصلوۃ والسلام

جب نام علی لکھا قلم نے	وحدت کا مزا دیا قلم نے
ہمنام خدا ہے یعنی وہ نام	ناحق کو نصیر یہ ہے الزام
حامی ہے وہ دین مصطفی کا	عاشق ہے وہ ذات کبریا کا
وہ زینت مسند نبی ہے	وہ محرم راز ایزدی ہے
حق نے اوسے رہنما بنایا	سب خلق کا پیشوا بنایا
وابستہ ہے کائنات اوس سے	حل ہوتی ہے مشکلات اوس سے
وہ عالم علم مصطفی ہے	وہ گوہر تاج انما ہے
وہ واقف سر ہر خفی ہے	وہ کاشف راز ہر جلی ہے

ہم صاحب تیغ و ہم قلم ہے
ہم صاحب طبل و ہم علم ہے
ساکن زمین و آسمان شاد
ہے عمر کی اوسکی ایک جہان شاد
احیائی رسمہائی تازہ
ہے چہرہ ملک کا وہ غازہ
جسکی سعادت اول نام
کون سعد ہوئی اوسکا کام

ہی تخت نشین ہی کا وہ
ہی اوسکا سکندر ایسا دار
ہم عقل و صفات آشنائی
ہم حکمت فطن و ذکائی
ملتی اوسکا ہی جو ش کن طبائع
ذہن اوسکا ہی موجد صنائع

پہلے ہادی راہ دین ہی سجاد
ہی جسکی قدم سنی یثرب آباد
باقر کہ امام پنجمین ہے
خود ترجمۂ کتاب دین ہے
پہر بات مین جسکی کچہہ نہین شق
جعفر ہی ششم امام صادق
پہر غمخور راہ حق ہے کاظم
منظور نگاہ حق ہے کاظم
پہر موسی علی رضا مہ شرع
شمع رہ دین و آگہ شرع
پہر متقی خدا تقی ہے
ہر دم اوسی عشق بندگی ہے
بعد اوسکی نقی ہی صاحب حلم
ذات اوسکی سی منضبط ہوا علم
پہر سب کا امام عسکری ہے
وابستہ اوسی سی داوری ہے
پہر پیشتر از نزول عیسیٰ
ہین ہادی دین امام مہدی
یارب بطفیل این وہ و دو
دن حشر کی بخشیو ہوس کو

مدح نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر

واجب بزبان اہل تصنیف
ہی والی ملک کی بہی تعریف
جس عہد مین جو کری کچہہ ارقام
لازم ہی رئیس کا لکہی نام
وہ صاحب مال و جاہ و حشمت
شائستۂ مسند وزارت
وہ کوکب دار آسمان ہے
وہ زینت تاج خسروان ہے

[illegible]

یہاں قیصر روم بلکہ خاقان — ہیں دو یہ ستادہ مثل درباں

تو مدح میں اے ہوس نہ کر کد — ہو جائے نہ مدح تا خوشامد

بر عرف دعائے عمر نواب — ہو وادی مدح سے عنان تاب

یارب ہے جہان میں تا شب و روز — ہر روز تیرا ہو رشک نوروز

تجھہ سے ہے رہی بصد سعادت — زیبندہ ہے یہ مسند وزارت

دشمن تیرا پایمال غم ہو — جو دوست ہو مست جام جم ہو

سبب تالیف مثنوی

آگے ہی بہت بحسن تقریر — اس قصہ کو کر چکے ہیں تحریر

اعجاز ہے قیس کا فسانہ — نشتر زن دل ہے یہ ترانہ

آرے جو بیان پر اثر ہے — جب دیکھیے تب وہ تازہ تر ہے

میں عشق کا ایک شیفتہ تھا — اس قصہ پہ جی فریفتہ تھا

اکدن غم سے اس سے تنگ ہو کر — کہنے لگا جی ہی جی میں رو کر

بے یار ہے سخت بیقراری — دکھلاؤں کچھ اپنی انتظاری

موزون کچھہ کر کے خوب رو ان — رشتہ میں سخن کی دُر پروؤن

بیٹھا ہی اسی شغل میں گذاروں — نقشہ اسی قصہ کا اوتاروں

داستان تولد پسر

گویا تھا عبادت الٰہی
درویش منظور پادشاہی
سجدہ میں سر بنا ز رکھے
اور خود بھی تشبیہ میں آکر
کیا تھا بصد امیدوارے
ہم صاحب کشف سی بر آر

گذری یہ عجب ایسا کہ خدا نے
بخشا اوسی حق نے ایک فرزند
صورت میں وہ طفل رشک مہتاب
خورشید ہو دو کش اوسکا ...
تھا اتنا حسین وہ ماہ پارہ
جھکین آنکھیں گلنظارہ

تھی اوسکی سخاسی جو ... مین پر
ذرہ کو ملی سے تھے قیمت در

مجموعۂ جود و کان خلاق
سر دفتر انتخاب آفاق

طی ہمت حاتمی کو کر کے
دیتا تھا وہ گنج مال و زر کے

دانای زمان بعقلمندے
سفاک جہان بہ تیغ بندے

ہر علم مین ماہر زمانہ
دقت رس جون زبان شانہ

چالاک بفن ہوشکافے
دانندۂ وزن و ہم قوافے

کام اوسکا جو عدل ہر نفس تھا
فریادی کو نکا وہ دادرس تھا

رہتا تھا ہمیشہ شاد و خرم
جز بی خلفی نہ تھا کوئی غم

تھا مالک یہ اپنی گو اوسی راج
اولاد کا تھا ولیک محتاج

درویشونسی روز ملتجی تھا
رہا دسی تھا سوال اوسکا

ایسا عمل اب کوئی بتاوی
جو نخل امید بار لاوے

مزرع مین ہی میری خشکسالی
جو کوئی صدف ہے دُر سی خالی

ہون دولت و مال سی تو خرسند
لیکن ہون پسر کا آرزومند

تاریک نظر مین ہی زمانہ
رکھتا جو نہین چراغ خانہ

خواہش اوسی تھی غرض یہ ہر روز
تا ہو شب تیرہ نور افروز

[illegible]

یعنی کوئی دیکھو ساعت سعد | اور نام رکھو پسر کا من بعد
رمال اون نے جبکہ قرعہ ڈالا | قیس اسکا لقب نکالا
و آئے نہ جز بہ فی الحال | انعام کیا جو تھا زر و مال
تھا عیش و طرب کا دل میں یہ جوش | باجے تھے خوشی سے تابنا گوش
بٹتا تھا جو خوشی سے زر لٹاتی | سائل لگے ہر طرف سے آنے
مسرور ہوئے تمام خلقت | ہر کوچہ بجی خوشی کی نوبت
سب اہل نشاط ملکے باہم | دینے لگے شادیانے پیہم
طبلہ کی گمک فلک کو پہونچے | آواز غنا ملک کو پہونچے
ہر طائفہ کی تہی تہی سے | پھولا نہ سماتا تھا خوشی سے
از بسکہ در کرم کھلا تھا | خلعت وہ ہر ایک کو دیا تھا

داستان شادی چھٹی

آیا جو نہ رن چھٹی کا ناگاہ | باہم ہوا غسل زہرہ و ماہ
میں کیا کہوں مات اور خوشی کے | تھی دھوم محل میں جو چھٹی کے
کوئی لڑکی کو جا کے دیکھتی تھی | کوئی شکر کی سجدہ کر رہی تھی
دیتی تھی زچہ کی کوئی بلائیں | دیتی تھی کھڑی کوئی دعائیں

دالان سی وہ زچا ہی بارے — اوٹھنی لگی دیکھنی کو تارے
زنہار قبیلہ ہولیاں ساتھ — دی دوہیں زچا کی ہاتھ ہیں ہاتھ
دوائیں خواصیں ماہ پیکر — تلواریں نکالی ادہر ادہر
کوسی چلی پہلکی پاون دہرتی — مصحف کا زچا پہ سایہ کرتی
لیکن وہ زچا جو حسن خوبے — تہی چشمۂ حسن بیچ ڈوبے
سیوتی سا وہ رنگ بہنا پہنا — اور موہنہ پہ گلاب سا پسینا
پرسلک گہرسی مانگ ساری — اور ہوتی تہی سر پہ زر نثاری
ہیکل تہی وہ خوشنما جبین پر — سب جسم مین لگی تہی لعل و گوہر
تہی سرمہ سی یون وہ نرگس چشم — جون کہینچی ہی تیغ ترک پر خشم
ہونٹون پہ فقط جو رنگ پان تہا — وہ رنگ نہ تہا طلای جان تہا
دندان وہ اوسکی سلک شبنم — شبنم سی ہیان غنچہ باہم
تہا اوسپہ جو بار ناتوانی — رکہتی تہی قدم بسبزہ رانی
دیکہہ اوسکا زمین پہ حسن دلخواہ — بی نور فلک پہ ہو گیا ماہ
برق نگہ اوسکی جو گئی کوند — تارون کو آ گئی چکاچوند
جلدی سی وہ ماہ دیکہہ تارے — دالان مین اپنی آئی بارے

بسم اللہ کی اوسنی آغاز — کی ابجد عشق سے زبان باز
پڑہان تہین وہان سبہو نکی ہمراہ — ایک سمت کو دختران چون ماہ
وہ مکتب دلبران خوشخوان — گویا تہی بہشت حور و غلمان
ایک لڑکی بصورت پریزاد — لیتی تہی سبق بہ پیش استاد
تہی دفتر حسن بیچ وہ فرد — لیلی اوسی کہتی تہی زن و مرد
قیس اوسکی طرف نگاہ کرکی — چپ رہ گیا ایک آہ کرکے
صورت وہ جو دیکہی پیاری پیاری — دلمین لگا تیر عشق کاری
بسم اللہ عشق کے سبق مین — پڑہنے لگا کچہہ کا کچہہ قلق مین
اوستاد پڑہاتا تہا الف با — کہتا تہا ہنگ کی قیس لیلی
خوانندہ جو اور لڑکیان تہین — آپسکی سبق مین ہمزبان تہین
تہی زمزمہ خوان جو کودکی چند — سر ڈالی ہوئی زبسکہ اخوند
پڑہتا کوئی بیت سوی لیلی — ہیہ محو کتاب روی لیلی
سب سنکی تو کرتی تہی سبق یاد — ہیہ بستہ زبان و دل بفریاد
لکہو نہ ہم کا کتہ خواہ رہتا — ہیہ منتظر نگاہ رہتا
پڑہتا کوئی مفرد اور مفرق — ہیہ صرف نگاہ لطف معشوق

[illegible]
کوئی غلط سے خط اوٹہاتا
جون حرف غلط سے ہٹ ہی جاتا
آتا دم صبح جی سے جاتا
سیپارہ دل لیے در آغوش
جب عشق نہ دلمین ہو سکا ضبط
آپس مین ہیہ راز دار ہمدم
[illegible]

[illegible]

عشق اوسکا ہوا جو سب مین مشہور
کرتا تہا یہی ہر ایک نہ کور

پایا جو شکیب قلب کم زور
رسوائی عشق نی کیا شور

آخر کو بہ عنبۂ دل نرم
پوشیدہ ہوئی نہ آتش گرم

افسانۂ ماجرای لیلی
پہنچا ہی باقربای لیلی

سن یہہ سخن ملامت آمیز
بہڑکی وہ مثال آتش تیز

مان اوسکی زبسکہ تہی خردمند
پردے مین کیا اوسی نظربند

آگاہ شدن مادر لیلی از عشق مجنون و نظربند نمودن لیلی را

لیلی کا ہوا جو بند آنا
مجنون کجنون ہوا فسانہ

دیکہے جو اوسی نہ پاس اپنے
پائی نہ بجا حواس اپنے

لیلی سی ہوئی جو اوسکو دوری
کی آہ و فغان بہ ناصبوری

دل عشق کے کوفت کہا نی لاکا
جی آب و خورش سی دور بہاگا

تہا دلمین جو بحر عشق کا جوش
کرتا کبہی شور گاہ خاموش

از بہر تجسس دلارام
جہک جہک کبہی تہا در و بام

کرتا کبہی دیکہنے کے کہا مین
کرتا کبہی آپ ہی آپ باتین

رو کر کبہی زار زار روتا
اوٹہہ بیٹہتا گاہ سوتا سوتا

[illegible]

[illegible]

...بی یار ...ی نظر پریشان	پہرتا تہا ادہر اودہر پریشان
کا ...سر راہ یار رو رو	دیتا تہا پیام یہہ صبا کو
...ہی باد صبا سوی دلارام	لیجا تو یہہ غمزدون کا پیغام
...کا ی چشم چراغ جان عاشق	وی نوگل بوستان عاشق
جسدن سی ہوئی تیری جدائی	دیوانہ پہ تیری آفت آئی
کہو ...یا سا گیا ہون جستجو مین	آوارہ ہون تیری آرزو مین
گہربار تمام مجہسی چہوٹا	اندوہ نی تیری مجہکو لوٹا
...بی گہر مین ہوا ہون اپنی گہر سی	بیزار ہون مادر و پدر سی
جز فرش رکہا نہ تہا کبہی کام	اب بستر خاک پر ہی آرام
دل سونی سی شب کی بیخبر ہی	اب سنگ ہمیشہ زیر سر ہی
عاشق تو یون جان اپنی کہوئی	اور حیف تجہی خبر نہو وی
مدت سی امید یک نگہ پر	افتادہ ہون تیری خاک رہ پر
...قابل جفا ئیم	رحم آر کہ بندۂ خدا ئیم

ناگاہ دیدن لیلی از غرفہ مجنون را

...ہ ز نشست گاہ لیلے	مجنون پہ پڑی نگاہ لیلی

جس غرفہ مین تہی وہ ماہ پیکر
مجنون پہ کی نظر گئی جو ادہر
یہان ضبط سی اوسکا دم رکا تہا
وہ آتش عشق سی پہکا تہا
دل سینہ مین اوسکا تہا دہڑکتا
بسمل کی طرح سی وہ پہڑکتا

[illegible]

یکبار جگر سی کہینچ کر آہ
بیٹہا جو تہا گرد آ ہر راہ

خورشید نمط وہ مہ با فلاک
بیتاب یہ جیسی ذرۂ خاک

وہان جلوۂ حسن لیلی افزون
یہان خاک بر و ترش مجنون

ملتی تہی او دہر وہ دست افسوس
کرتا تہا یہ دور سی قدمبوس

تہامی تہا وہ بار بار دل کو
یہان ذرہ نہ تہا قرار دلکو

لوگون کی اوسی ہزار تہی خوف
رسوائی عشق سی یہہ بہی خوف

خاموش وہ ڈر سی اپنی گہر کی
کرتا تہا یہہ بات شور کر کی

گر آئینہ اوسکو کوئی دکہاتا
یہہ آپ کو خاک مین ملاتا

آخر کہی یارہ پاس آ کر
کہنی لگی طرح سنا کر

کاہی خاک رہِ دیار لیلی
وی عاشق بیقرار لیلی

الفت کا ہی جسم تیری گرد
در پی ہین تری ہزار دوست دشمن

کر ترک رہِ مقام لیلی
بدنام تو ہی بنام لیلی

یہہ کہتی ہوئی بصد خرابی
لائی اوسی گہر تک

کرتا کبہی ایک دو قدم ست
پہرتا کبہی بسی سیاہ ست

سمجہانی اوسی ہر ایک آتا
پر کچہہ وہ خیال مین نہ لاتا

کای

کای دل [illegible]وران وہوشیاران | وی داروی درد بیقراران

ہولنا محشر میں سے غم رسیدہ | آگاہ کرو کہ کیا ہوا ہے

کیا بات دل اوسکی میں سمائی | جو مان سے بھی اوسنے کی جدائی

یہہ کسکا ہوا غم اوسکو پیدا | ہے کون ہوا یہہ جسپہ شیدا

تھی محرم راز قیس جو جو | سب حال کہا اونہوں نے رو رو

عاشق کا بھی ماجرا سنایا | معشوق کا بھی پتا بتایا

سن قصۂ حال زار فرزند | پرغم ہوا کچھہ ایک خرسند

پھر بولا بخاطر پریشان | اب کبھی جو ہو صلاح خویشان

اعیان قبیلہ جمع ہوکر | بولے کہ یہہ ہے صلاح بہتر

باحشمت وجا[illegible] ہو د باری | خود چلیے برای خواستگاری

طیار ہوے تب تو سب بتوقیر | خوش خوش ہوے سوی نجد رہگیر

لیلی کا پدر تھا جب کہ ناگاہ | آنے سے ہوا اونہوں کی آگاہ

نکلا [illegible] اپنے باہر آیا | اور از رہِ فخر گھر میں لایا

تھہرا کئی [illegible] کی حاضر اوسنے | کی عامریوں کی خاطر اوسنے

[illegible] بجا یہہ میہمانی | جو ہوتی ہے شرط میزبانی

اس امر کا تذکرہ نہین خوب | ہی پیش عرب یہہ لفظ معیوب
راضی اگر اس سخن پہ ہون مین | قوم اپنی کو کیا جواب دون مین
جب تک کہ نہو وہ صاحب ہوش | اس بات کو کیجئی فراموش
سنکر یہہ جواب یاس یکبار | نومید اوٹہی وہانسی ناچار
آزردہ و گریہ ناک پر غم | سب آئی یہہ حیف کرتی ماتم
مجنون کو جو آج سوی لیلی | خانی سی ہماری تہی تسلی
اب کیا اوسی ہم جواب دینگی | کس منہہ سی یہہ ماجرا کہینگی
کس درجہ امیدوار ہوگا | کس مرتبہ انتظار ہوگا
ٹہیرا نہ وصال یار افسوس | وا حسرت و صد ہزار افسوس
کرتی یہہ بیان آخر کار | منزل مین سب اپنی آئی یکبار

نصیحت کردن پدر مجنون مجنون را

گوینده کی یہان سی یون ہی تقریر | یعنی یہہ کری ہی خامہ تحریر
بیٹہا تہا جہان بچشم پر خون | وارفتۂ عشق یعنی مجنون
تہی دل سے زبسکہ غم کی کاوش | نکلا تہا بصد ہزار خواہش
گہیری جو فوج غم کی صف سی | حسرت سی نگاہ [illegible]

کرتا تھا ... مین اپنی جی سے — سو ہو گئی یاس زندگی سے

کر شور فغان و آہ و فریاد — کہنی لگا پھر بحبان ناشاد

تقدیر مین میری کیا لکھا ہے — کس جا میری درد کی دوا ہے

کس درد کا آہ مبتلا ہون — تنہا مین اسیر صد بلا ہون

کس سے کہون یہ پھر دم دوست — کوئی دوست نہین ہی جز غم دوست

جاتا نہین مجھسی جی سنبھالا — تقدیر نی کس بلا مین ڈالا

یہ کہکی وہ غم رسیدہ یکبار — کر رخت سفر کو دوش پر بار

ایک کوچہ مین وہانسی جا کی بیٹھا — گھر بار سی دل اوٹھا کی بیٹھا

دل بیچ سمجھ سرا گہہ عشق — بیٹھا وہ مسافر رہ عشق

پھر رخت کو آہ نالہ کرکے — دیتا تھا وہ پھونک آگ دھر کے

سوتا کبھی رکھکے زیر سر ہاتھ — اوٹھ بیٹھتا گاہ سر پہ دھر ہاتھ

بیچین ... غم سی ہوتا — سر زانو پہ رکھکے دیر روتا

لیلی ... بود و باش تھی یاد — ماباپ کی نہ تلاش تھی یاد

... جس کا گذر ادھر سی ہوتا — مجنون کی وہ بیکسی پہ روتا

... کا جگر مین درد اوٹھے — ہر کوچہ کی منہ پہ گرد اوٹھے

کہتا کبھی ہای کیا کرون مین — اس درد کی کب دوا کرون مین

وہان ہوگی اوسکی ذوق بہم
یہان دلکو ہی پیچ تاب دم دم
وہان صبح کا ہی سماں چمن پر
وہان ظلمت غم ہی دل کی بن پر
وہان ہو وی گی اوسکی بزم آرا
یہان دیدۂ پر ہی شام و غوغا

نالون سی رگ کی زبان ہی سیر
تنگ آتی قلق سی ہی جان سیر

جس چیز سی ہی ملال جی کو
رہتا ہی وہی خیال جی کو

الفت ہوئی دشمنی جان کی
کسطور کٹی گی زندگانی

غم دل مین لگا قرار پانی
خواہش لگی کاہشین دکھانی

اشک آنکھون سی مری گرم رہ ہین
مژگان ہین سوزن ہین تہ بہ تہ ہین

دل ایسا بہا کہ بس نہین کچھ
مجبور ہون دسترس نہین کچھ

نہ کوئی رفیق نہ مددگار
لیجا ہی جو مجکو بر در یار

وہ پردہ نشین محمل ناز
مین خستہ اسیر چنگل باز

وہ بی غم و بی فسوس و بی قلق
مین خاک فتادۂ رہ خلق

وہ تازہ گل بہار عالم
مین زار نحیف خار عالم

وہ مائل عیش و بی خوابی
یہان خانۂ چشم پر خرابی

وہ صاحب اختیار و خودکام
مین رفتہ زہوش صبح تا شام

وہ دیکھتی ہوگی سیر انبوہ
یہان جان کو مین ہی ہو رہا ملال

وہ ہوگی سمجھتی مجھ بین کچھ
بی اوسکی خیال یہان نہین کچھ

وہان آب و طعام کا مزا ہی
یہان جانکو عشق کہا رہا ہی

یہان آتش عشق ہی جگر سوز
یہان تلخ مزا ہی زندگی کا

وہان

دہان قد او سکا ہی رشک شمشاد — یہان غم ہی دو تا ہی سرو آزاد

وہان ناز کی چال ہر قدم ہی — یہان جان ہی پائمال غم ہی

یہی تھی حال ساتھ مجنون — کہتا تھا یہ کر کی دل جگر خون

یارب مین ہون غریب غم رسیدہ — آزردہ دل و جفا کشیدہ

کس سی کرون درد غم کی فریاد — جو جان ہو بند غم سی آزاد

کس سی کہون دل کی بیقراری — کسکو مین دکہاؤن اپنی زاری

اکدم نہین خوش مزاج ہون مین — اس درد سی لا علاج ہون مین

غم گہیری ہی کسطرح نکل جاؤن — برق اگر ہی کاش جیسی جل جاؤن

کیا فائدہ عشق یون جو کہووی — دریا مین مجہی کوئی ڈبووی

ہون تنگ جہان تنگ کی بیچ — دی کوئی دہن نہنگ کی بیچ

یا صورت گرد باد مجکو — دی باد اجل بباد مجکو

کب تک پہرون غم سی جان کہوتا — ای کاش مین مبتلا نہوتا

یا گر تا جدا نہ مجکو پیدا — جو ہوتا نہ مین کسی پہ شیدا

خلقت میری آدمی نہوتی — جو حال یہ در ہمی نہوتی

آتا نہ مین یا بہ بطن مادر — جو آتین یہ آفتین نہ سر پر

کیا مجھسی تہا نجھی ہیہ کینا | گو ہمسر مجھی دیکی تو نی جینا
خواہش مین بسر کی جب ہوا پیر | تب کی تہی دعا نی نہدی تاثیر
تقدیر مین میری تہا جو فرزند | یکچند رہا دل اوسی خرسند
سو میری ہمای بخت کا صید | ہی دام بلای عشق مین قید
دل تہا میرا جسی شاد و خرم | ہی عشق مین اوسکا حال درہم
پالا تہا جسی بناز و نعمت | ہی غم سی کچہہ اور اوسکی حالت
کی جسنی کبہو نہ رہ نوردی | قسمت مین ہی اوسکی دشت گردی
گل دیکہہ جسی فگار ہووی | اوس پا کو خراش خار ہووی
آغوش میرا ہو جسکی جاگہہ | وہ خاک فتادہ ہو سر رہ
کہتا ہوا یہہ بچشم پرخون | جاتا تہا وہ در تلاش مجنون
ایکدشت سی ہوکی با صد اندوہ | پہنچا جو وہ زیر دامن کوہ
ہر سنگ سی سر کو مارتا تہا | مجنون مجنون پکارتا تہا
وہ عاشق زار روی مجنون | سرگشتۂ جستجوی مجنون
ایک گوشہ مین دیکہی کیا بصد غور | یعنی کہ پہیر کا جال ہی اور
نہ سرو سا قد نہ گل سا وہ رو | نہ چشم وہ رشک چشم آہو

نہ تہی وہ جبین گلفام
نہ ظلمت شام
نہ گل بدن نہ دوست و بادہ
ہووی نہ ... رنگ مین ماہ تابان
جز آہ ... دیکہ وہ میری جبین پرشکن
صد چاک ... کوئی
سوتی ... پیرہن تہا
شوریدہ ... صورت کوہکن تہا
جامہ مین بدن قلم مین جون بال

جز نالہ نہ ہمدمی کسی سے | غمناک و نہ تنگ اپنی جی سے
جز درد نہ جستجو کسیکے | جز مرگ نہ آرزو کسی کے
ہر سو نگراں بخواہش یار | بیخوابی شبسی زرد رخسار
دیکھا پدر نی حال فرزند | پایا اوسی سخت آرزومند
کر آنکھوں سی اپنی اشک جاری | بولا وہ زروی غمگساری
کاہی جان پدر یہہ حال کیا ہے | ہی طبع کدہر خیال کیا ہے
نہ غم تجھی دوری وطن کا | نہ ہوش کچھہ اپنی تن بدن کا
نہ آب و خورش کا دھیان تجھکو | پیاری نہین اپنی جان تجھکو
نہ ہوش و لباس تن کا تجھہ مین | مقدور نہین سخن کا تجھہ مین
اتنا ہی تو کس لیئے پریشان | جاتی رہی تجھسی انس خویشان
گھر بار سی تونی منہہ کو موڑا | کیا جی پہ تہنی جو سب کو چھوڑا
کہہ کسنی دیا نکال گھر سے | وحشت ہی جو تجھکو بام و در سے
یہہ درد یہہ غم یہہ ناتوانی | برباد گئی تیری جوانی
کس غم نی تیری یہہ خستہ حالی | جو ہوگیا صورت خیالی
تن زار ہوا یہہ آہ تیرا | جانا نہ مین جو پسر ہے میرا

بی فرش پڑی ہیں داری الان | سب گھر ہی بغیر تیری ویران
ہی نام تیرا ہی لیتی پھر لے | بالون سی ہی جھاڑتی ہی بہر
ہی غم سی اوسی ہراس اتنک | ہی تن پہ وہی لباس اب تک
مطبخ کی اوسی نہ کچھ خبر ہے | کیا جانی وہ مطبخی کدہر ہے
سامان طرب جہان رہا سب | ہی ہو کا مقام وہ مکان اب
مذکور نہ کہانی پینی کا ہی | غم اوسکو تیری ہی جینی کا ہی
ہی داغ بدل بصورت ماہ | نہ شام نہ چاشت سی وہ اگاہ
بیٹھی رہتی ہی وہ تیری آس | نہ خادمہ نہ کنیز ہی پاس
رکھتی ہی وہ دل فسردہ وزار | تنہا ہی مین گریہ سی سروکار
دن رات تیری خیال مین ہے | یہہ بات تیری خیال مین ہے
پر تجھہ کو نہ یاد اپنی گھر کی | نہ فکر ہی مادر و پدر کی
مجنون نی یہہ سن مدید ہم | کی سوی پدر نگاہ اوسدم
پھر باعث ضعف و حالت زار | پہچانا پدر کو بھی نہ زنہار
کہنی لگا ای عزیز بتلا | یہان آنی سی تیرا کام ہی کیا
جز دوست مین کسکا ہون شناسا | لیکن ہی تو صورت آشنا سا

پاؤن.

پاؤن پہ پدر کی گر کی یکبار | کی آہ و فغان بچشم خونبار
کہ حال تھا دردناک مجنون | یکبار ہوا پدر کا دل خون
بیحال جو اوسنی پایا | پاؤن سی اوٹھا گلی لگایا
تھا ... ملا رخ و جبین سی | آنسو کئی پاک آستین سی
ملنی لگا دست و پای رنجور | دامن سی غبار رخ کیا دور
سو ٹکری جو دیکھا پیرہن کو | ڈھانپا دامن سی اوسکی تن کو
پہر سر پہ پہرا کی دست شفقت | مجنون سی کہا بصد سماحت
ای راحت جان میری ہمراہ | اس دشت کو چھوڑ گہر کی لی راہ
تا چند یہہ آدمی سی وحشت | تا چند یہہ وحشیون سی صحبت
تا چند یہہ حرف بی مدارا | تا چند یہہ خلق سی کنارا
تا چند یہہ مان سی اپنی دوری | ملنا تجہی اوسکا ہی ضروری
فرقت مین تیری وہ جان بلب ہے | مشتاق جمال روز و شب ہے
یہہ سنکی وہ رہ نورد ہامون | با سینۂ چاک و چشم پر خون
آغوش ... ... کی تک جست | کرنی لگا شور عیسی بد مست
آزردہ و خشمناک ہوکر | کہنی لگا یون پدر سی روکر

وہان فندقِ دست و پا نگارین ۔ یہان ابِ دامن و جیب خونسی رنگین

کچھہ یہان نہین غیر مایۂ عشق ۔ ہین خاک بہ سر بہ سایۂ عشق

سن باپ یہہ گفتگوی مجنون ۔ تکنی لگا رو کی سوی گردون

پھر بولا کہ ای شناگرِ عشق ۔ وی تخت نشینِ کشورِ عشق

کب قصد مین بی سبب کیا ہی ۔ لیلی سینے تجھی طلب کیا ہی

تو جیسی ہی غمسی بیخور و خواب ۔ وہ بہی ہی بغیر تیری بیتاب

یہہ سنکی وہ مبتلای لیلی ۔ پوشیدہ ہوا برای لیلی

فریاد و فغان و آہ کرتا ۔ جاتا تھا قدم خوشی سی دہرتا

پر طاقتِ مہروی جو کم تھی ۔ لغزش پاؤن کو ہر قدم تھی

مستی مین فریبِ عشق کہاتی ۔ جاتا تھا چلا قدم اوٹہاتی

از بہرِ بتِ پری شمائل ۔ ہوتا تھا کبہی بگریہ مائل

کہتا تھا یدرسی گاہ خوش ہو ۔ لیلی نی کیا ہی یاد مجکو

یا اوسکے ہی دل نی کچھہ تپش کی ۔ یا جذبۂ عشق نی کشش کی

یا پہر رحم جسے رخ لایا ۔ مرتا مجھی لطف کر بلایا

لیکن مین حضورِ یار جاکر ۔ کیونکر دیکھون گا آنکھہ اوٹھاکر

تہانتک جنون جو راہ چلتا | ہر گام پہ اوسکو تہا مچلنا
وہ زمانہ دیدۂ دہر | ہہلا کی لی آیا جانب شہر
وہان ایک فقیر باخرد تہا | حاجت گہ جملہ نیک و بد تہا
[illegible]ون تہا غرض وہ درویش | روشن دل و عارف و حق اندیش
وہ واقف درد و لذت غم | تہا شیوۂ عاشقی سی محرم
وہ چارۂ کار بیقراران | حاجات دہ امیدواران
تہا شیوۂ عاشقی سی آگاہ | رکہتا تہا نہفتہ دلمین اک آہ
خوکردۂ لذت غم و درد | پروردۂ حسرت و دم سرد
جام مئ عاشقی سی مخمور | پہلو مین بزنگ شیشہ دل چور
وہ کامل فن عشقبازی | جون شمع تہا صرف جانگدازی
تہا عشق سی یہہ کچہہ اوسکو حاصل | تہا چارۂ عاشقان بیدل
اوس سی یہہ پدر شفیق مجنون | کہنی لگا یہہ بچشم پرخون
ای ہادی عاشقان بیدل | وی رہبر گمرہان منزل
ای صبر دہ بیقراران | وی چارہ گر امیدواران
ای راست زبان و نیکو فال | فرزند کا میری ہی عجب حال

[illegible]

لا خاک وہ بادل طپیدہ — کھینچی بدو چشم نور دیدہ

اشک انکھونسی وہین ہوئی گم — حیران رہی نگاہ و سر ہم

جب چشم ہوئی نہ اوسکی گریان — پہر رشتہ کیا ز گریبان

تب جیب سی اوسنی ہاتھ کھینچا — ایک تار کو اوسکی پیچ کھا

ناخن سی ولیک وہ الم ناک — سینہ کو کری تہا ہر گھڑی چاک

ڈہب گریہ کا جب نظر نہ آیا — تب خون دل اسطرح بہایا

وحشت جو وہ دردناک کرتا — دامن تا جیب چاک کرتا

نہ سعی پدر سی کچہہ ہوا سود — تہی دمبدم اوسکی وحشت افزود

وہ پیر حزین برای فرزند — ڑھنی لگا فکر غم مین صد چند

مجنون کو بصد ہزار شفقت — کرتا وہ شکستہ دل نصیحت

لیکن وہ مشوش غم یار — سنتا سخن پدر نہ زنہار

ہر بار جگر سی آہ بھر کی — کہتا لیلی کو یاد کر کی

بر گریہ من نظر نداری — افسوس ز من خبر نداری

ہر شب ہون مین تیری غمسی روتا — ایک پل بہی نہ درد دل سی سوتا

سر رشتۂ عمر کہو چکا ہون — لی جلد خبر کہ ہو چکا ہون

مقصود ہی یہہ دعا سی مجکو · آزاد کرا اس بلا سی مجکو
بس ناخن سی سلیتہ پاؤن · اس کوچہ کی پہر نہ راہ پاؤن
دور انکہ سی میری یہہ نشا ہو · ہشیاری سی عقل آشنا ہو
مجنون نی یہ در کو کر گوش · تہا بادۂ عشق سی جو بیہوش
یکبار او تہا کی دستِ خواہش · پیش درِ کعبہ کی گزارش

مناجات نمودن مجنون بر در کعبہ

یارب مین اسیرِ دامِ الفت · جان باختہ ہون بکامِ الفت
دلسی میری عشق کم نہووی · مین ہی نہون کر یہہ غم نہ ہووے
بیجا نہ یہہ عشق فن ہی میرا · پروانۂ حسن تن ہی میرا
قوت سی اسیکی مجہہ مین جی ہی · بی عشق کی کچہہ بہی زندگی ہی
ترا سے زبان بصد سخن ہی · داغِ غمِ عشق جزوِ تن ہی
نت فضل سی اپنی تو میرا دل · رکہہ محنتِ عاشقی پہ مائل
رکہہ نشۂ غمسی مجکو مخمور · بی اوسکی ہین آنکہین شمع بی نور
مائل وحشت پہ میرا جی رکہہ · نت مجکو خراب عاشقی رکہہ
دوزخ ہی سینہ سوزِ غم سی · نت دیکہون عذاب روزِ غم سی

ہو چشم سی سیل گریہ جاری — ہوا وسکی نہ دل کو بیقراری
کابنی نہ ہوا سی وہ سمن بر — ای عشق جو کچھ کہ ہو سو ہو پر
ہی مجکو قبول اپنا مرنا — پر دور ہی اوس سی شکوہ کرنا
کر غم سی مین زار بال سا ہون — ایک مو ہی سرا وسکا کم نجا ہون
مجنون کی سنی یہہ جبکہ تقریر — باپ اوسکا ہوا کمال دلگیر
باتون سی اسیر کی ہو کی مایوس — ملنی لگا ہاتھہ با صد افسوس
پہر بولا کہ ای ستم رسیدہ — وی محنت عاشقی کشیدہ
سمجھا تہا مین تو دعا کریگا — اس غمکی گرہ کو وا کریگا
سو تو نی تو عشق کی ثنا کی — اور واسطی اپنی بد دعا کی
اس کام کو آخرش نچھوڑا — لیلی کی طلب سی منہہ نہ موڑا
یہہ کہکی پدر گہر اوسکو لایا — اور رو رو کی اسطرح سنایا
لیلی کی سیر نہ اٹ ہوس کر — جی اپنا نہ دی ترس ترس کر
ہی نام و نشان میرا تجہی سی — جیتا ہون مین تیری زندگی سی
مدت سی یہہ میری آرزو تہی — یون دو گہ حق مین گفتگو تہی
اکا ہی با خدا عطا ہو فرزند — این حشمت و ملک و مال تا چند

دل میری یہہ جو کوہ غم سی | سرکیکا ہی جب تلک کہ دم ہی
مت آنکہ غم سی تنگ رکہہ تو | چہاتی پہ اب اپنی سنگ رکہہ تو
ہوتی ہی میری نہ چشم نم کر | مین لائق غم ہون تو نہ غم کر
حالت پہ میری نہ رحم کہا تو | مجہہ کشتۂ غم سی ہاتہہ اوٹہا تو
ہر دم ہی اجل سی کار مجکو | جیتون مین نہ کر شمار مجکو
جاتا نہین مجہہ سی غم کا آزار | تو جان کہ مرچکا یہہ بیمار
اب نوع دگر ہی حال میرا | زنہار نکر خیال میرا
جانی دہی کہ غمسی تنگ تر تہین | اوس ورنہ یہہ مردون اگر مردون مین
کرتا تہا پدر سی وہ یہہ گفتار | جو ہوگئی اوسکی زرد رخسار
بی نشتر و بی طبیب و بی فصد | چہٹنی لگی اوسکی ہاتہہ کی فصد
خون گرم تہا جو آستین سی | پیچیدہ اوٹہا دہوان زمین سی
دیکہا جو پدر نی خون فرزند | سب بہول گیا نصیحت و پند
اوٹہا جو وہ پیر مضطرب ہو | مجنون کہنی لگا پدر کو
غم کہا نہ پدر کہ غم نہین کچہہ | راحت سی یہہ رنج کم نہین کچہہ
بیوجہہ نہین یہہ خون بہا ہی | نشتر رگ یار پر لگا ہی

بیقرار شدن لیلی از فصد مجنون و رفتن بسر یار

بی یار جو سپہر نگاہ کرتی
بیساختہ دل سی آہ کرتی

رکھی سی ٹپکا جو غم کا آزار
ہر ایک سی کہا کہ ہون مین بیمار

دیکھی جو تپ درون کی شدت
کہنی لگی ہی ابھی حرارت

بیماری کا کر بہانہ یکبار
کرنی لگی فاش نالۂ زار

کھینچی دم آتشین جگر سی
پنہان ہوئی ہا دردیدہ تر سی

ایک گوشہ مین گھر کی با تن زار
بستر پہ گری بشکل بیمار

ہر شب کو وہ دردمند حسرت
کرتی تھی وداع خواب راحت

سر زانو پہ رکھہ کی روتی رہتی
جون ژالہ خود آب ہوتی رہتی

اشک آنکہون سی اسقدر بہاتی
جو خوابگہ اوسکی ڈوب جاتی

گر پوچھتا کوئی اوس سی آکر
ترس لئی ہی یہہ تیرا بستر

کہتی تہی یہہ تا کہ ہو تب اثبات
آتا تہا مجہی عرق بہت رات

دیکھہ آپ کو اپنی یار سی دور
دن کو کبہی روتی گر وہ مجبور

لوگون کو بلا کی یہہ سناتی
مرگ اپنی مجہی ہی یاد آتی

موہوم ہی اپنی زندگانی
یعنی ہی جہان سرای فانی

مانند حباب ہم مین کیا ہی
کیا جانئی ایکدم مین ثبات

در پیش خیال صورت یار — در پردہ اوسی سے بحث و تکرار

میرزہ کر کبھی بام پر وہ شیدا — کرتی تھی نگاہ سوے صحرا

کتنا تن زار ڈہانپتی تھے — جون بید ہوا سے کانپتی تھے

دیکھا جو نہ اپنے پاس کوئی — مونہہ ڈہانپ کی زار زار روئی

پھر آنکھونسی اپنی اشک کر پاک — اوتری کوٹھی سی لیک غمناک

کہتا جو کوئی کہ حال کیا ہی — کہتی خفقان مجھے ہوا ہی

کہتا جو کوئی بہر بہانے — کھیلی ہی اسطرح جوانے

ترچھی اوسکی طرف نظر کر — سنتی آنکھون مین اشک بھرکر

کرتا کوئی کچھ جو ذکر مجنون — رہجاتی تھی چشم کرکی پرخون

ظاہر مین تو بات کا نتھا دھیان — رہتی تھی لگی اوسیطرف کان

کچھ فکر نہ غیر فکر مجنون — خاموش سوای ذکر مجنون

ہم سن کئی لڑکیان پری رو — کچھ کھیلتین آ جو اوسکی آگو

لیلی اونہین کہتی آو یکدم — مجنون مجنون کہین تو باہم

لیوی جو بیک نفس و صد دم — جیتی وہ ہزار سب سی بادام

کہتی لگین سنتی ہی بیکبار — مجنون مجنون سبھی بتکرار

یا ہجر کا دل سے غم نکل جاوے — یا آہ کے ساتھہ دم نکل جاوے

اب رکھہ نہ اسیر درد ہجران — بے دوست ہے خانہ مجھہ پہ زندان

ہون حجرے مین گھر کے جیتے جی گور — مردے پہ عذاب قبر ہو جون

مین خاک مین ملنے کی سب آثار — جی ڈھاتی ہے ہر ایک دیوار

ہر گوشہ و در سے دف جو دل ہے — چیتا ہے یہ ہر ایک سقف سل ہے

ہر نقش جبین بام و ہر در — پر چین ہے میری آب و گل پر

محراب ہر ایک ہے تیغ خونریز — مرغول ہے زلف وحشت آمیز

اس کلبۂ غم سے کس طرف جاؤن — واشد نہین دل کو جس طرف جاؤن

آخر ایک روز لیلی نے زار — بے یار ہوئی جو گھر سے بیزار

کہنے لگی مادر اور پدر سے — تا باغ کہو تو جاؤن گھر سے

حالت میری دن بدن زبون ہے — ہر دم مرض نہان فزون ہے

یہہ جوش بہار فصل گل ہے — مرغان چمن مین شور و غل ہے

کہتے ہین کہ ہوئی جو کہ بیمار — ہے اوسکا علاج سیر گلزار

کہتے ہین جو غم سے داغ ہوئی — جون لالہ مقیم باغ ہوئی

دل جسکا ہو خون سے جون ہزارا — صد برگ کا وہ کرے نظارا

پژمردہ دل و بجان ناشاد | مانند جرس زبان بفریاد
کب سیر سے اوسکا دل خوشی تھا | مجنون کے خیال ہی مین جی تھا
تا باغ سواری جبکہ آئی | کی باد صبا نی رہنمائی
سب ہمرہ لیلی دل افکار | محمل سے اوترا وترکی یکبار
آئین در باغ ہیچ اسطرح | ہو آمد گل چمن مین جسطرح
نکہت ہی چمن سی باہر آئی | گلدستۂ شوق نذر لائی
اطراف چمن کا دیکھہ انداز | یون کلک ہوس ہوا سخن ساز
بلبل کو حسد سی داغ کیجی | تعریف بہار باغ کیجی

داستان در تعریف باغ و سیر نمودن لیلی

گل رنگ زمین باغ ساری | ہر سمت کو نہر آب جاری
ہر شاخ مین کونپلین بھری ہین | سیراب سی کیاریان ہری ہین
ہر نافۂ غنچہ مشک آمیز | سر سبز ہر اک نہال نوخیز
ہر شاخ نہال نو دمیدہ | ہر سرو جوان سر کشیدہ
گل دیکھہ چمن مین دستہ دستہ | ہی دور حنا حصار بستہ
شبنم رگ گل پہ رکھی دندان | خندہ گل و شکوفہ خندان

لالہ کہین اپنا رنگ دکہلاے — نسرین کہین اپنی بو پہ اترائے
داؤدی کہین کمر کو کس کر — خوشبو ہوی یاسمن مین بس کر
سنبل کہین اپنا نافہ کہولے — بلبل کہین شاخ گل پہ بولے
کوئی تختہ بنفشہ زار دیکہا — پہولا کہین کوکنار دیکہا
آپس مین نہال دست بردوش — جسطرح دوست ہون ہم آغوش
آپس مین نہال مل رہے ہین — رنگین کہین پہول کہل رہے ہین
گیندے کا کہین چمن کہلا ہے — بابونے کا حاشیہ دیا ہے
خوش نغمہ جو بلبل چمن ہے — سوسن کی زبان طعنہ زن ہے
خم بار ثمر سے نخل ہر سو — ہو جس سے دماغ باغ خوشبو
صیاد کا نہ خزان کا کہٹکا — نہ مرغ کو باغبان کا کہٹکا
دل بیسچ جو خار تہا خزان کا — ایک پہول ہوا وہ گلستان کا
چلنے پہرنے مین تہی صبا کم — کرتی تہی قدم کو نقش پا کم
ہمراہ بتان لالہ رخسار — لیلے وہ فراق دیدہ یار
آہستہ عصای آہ دہرے — جاتی تہی روش پہ سیر کرنے
مانند گل خزان رسیدہ — رنگ گل حسن تہا پریدہ

سو اب ہی مثال سرو مائل
قد تہا جو وہ سرو کی طرف دل [illegible]
دیکہا جو ہنسے آب جو کو
پایا گل زرد رنگ رو کو
کرتی کوئی سیر لالہ و گل
کوئی دیکہی تہی پیچ زلف سنبل
یہی جون نہ زلف پیچ در پیچ
سمجہی تہی وہ اپنی زندگی ہیچ
[illegible]

سو اسکو خیال باغ کب تھا | تو کرتی جو وہ دماغ کب تھا
بیزار تھی بلکہ اپنی جی سی | بہلا تھی وہان نہ جی کسی سے
جس نخل کے سایہ ہو کی نکلی | جی ایسا روندھا کہ رو کی نکلے
گزرا جو خیال یار دلمین | کھٹکا وہین غم کا خار دلمین
آخر کو گئی ادہر کو ناگاہ | تھی سمت جو باغ کی سر راہ
دامن سی منھہ اپنا ڈھانک لیکر | تنہا لگی رونی وہ دل افگار
پھر بولی پھر لیکی نام مجنون | ای راہ نورد کوہ و ہامون
ای باغ و بہار زندگانی | کس سے کہون یہہ غم نہانی
ای مائل کوہ درد و محنت | وی بستۂ رشتۂ محبت
غمخوار میری بتا کدھر ہے | میری بھی کچھہ تجھی خبر ہے
کس درد کا مبتلا ہی بتلا | مجھہ بن تیرا حال کیا ہی بتلا
کس سمت کرون تلاش تیری | کس جا پہ ہی بود و باش تیری
کس شغل مین اسقدر ہی مشغول | کیا یاد میری گئی تجھے بھول
جی چاہی ہی لیکی ہاتھہ مین ہاتھ | گلگشت چمن کرون تیری ساتھہ
ملنا ہی میرا محال تجھ سی | کیونکر کہون اپنا حال تجھ سی

یہان بات نہین کسیکی بہاتی ‏ — صحبت تجھی کسکی ہی خوش آتی

خاموشی سی مجھکو خور ہی ہے ‏ — کس سی تجھی گفتگو رہی ہے

غم سی تیری اب تو شاد ہون مین ‏ — کچھ تیری تئین ہی یاد ہون مین

دل میرا تو خاص تیرا گھر ہے ‏ — کیا جانئی سجی تیرا کدھر ہے

افسوس جو یون تیری طرف ہو ‏ — وہ درد فراق سی تلف ہو

افتادہ ہون مین بصد اسیری ‏ — کر میری شتاب دستگیری

بیتابی دل سی جان بلب ہون ‏ — ناچار ہون گرا چل طلب ہون

جانان پہ دل فسردہ ہون مین ‏ — اب زندہ بحال مردہ ہون مین

فرقت سی رہی ہی کوفت جی پہ ‏ — دم ہی سو وہ ہی روا روی پہ

ہرگز نہین تاب درد دوری ‏ — کرتی ہی ہلاک ناصبوری

عاشق کے سنی جو شعر پر درد ‏ — لیلی لگی رونی بھر دم سرد

بل کھایا ہر ایک مو نی تن پہ ‏ — دل ہو گیا خون ہر سخن پہ

دیکھا جو کسی نی جبکی پھر نگ ‏ — یعنی ہی یہ پھر دو دست دل تنگ

حالت سی ہوئی جو اوسکی آگاہ ‏ — غمگین ہو چمن سی گھر کی لی راہ

جون ابر تر اشکبار ہو کر ‏ — لیلی بھی چلی سوار ہو کر

وہاں جیسا کہ تیرا دل طپان ہے | یہاں یاد تیری ہی ہر زمان ہے
دوری سی تیری نہ تو غمین ہو | نزدیک بدل ہی کو کہین ہو

معاودت نمودن لیلی از باغ و فریفتہ شدن بخت بن سلام و فرستادن قاصد

القصہ یہاں سی اس بیان کو | تحریر کری ہی یون سخنگو
یعنی کہ قلق نصیب لیلی | تہی جسکو نہ اک زمان تسلی
محمل مین بغیر یار بدنام | تہی جیسی اسیر تازہ در دام
عکس اوسکی جو رخ کا روز بہ تہا | رشک شب ماہ چار دہ تہا
ناگاہ کوئی جوان رعنا | اوس راہ سی تہا سوا جاتا
اعیان عرب سی تہا بمقدور | بخت بن سلام سب مین مشہور
کرتی ہی نگاہ سوی لیلی | وہ ہوگیا محو روی لیلی
اوس کشتہ عشق پہ نظر کر | بیچ ہو گیا تہہ دل پہ وہ مر کر
لیلی سی جو وہ دو چار گذرا | ایک تیر سا دل کی پار گذرا
معشوق کا تک جو رخ نہ پایا | اوس وقت کچھ اوسکو بن نہ آیا
اودہر گئی گہر کو لیلی زار | مضطر رہا یہان یہ تو گرفتار

لیکن وہ بلا کشیدۂ غم
کہانی لگی کوفت و بلا پہ ہر دم

غم زور اپنا لگا دکہانے
بیطاقتی طاقت آزمانے

غش آنے لگا ہر اکدم اوسکو
آیا نظر اور عالم اوسکو

جاتی رہی دست و پا سی طاقت
جون ہوی ہی مرگ کیسی حالت

ہر سانس کے ساتہہ تہا دمِ سرد
رخسارۂ سرخ ہوگیا زرد

ہونٹہون پہ کبودی سی جو آئی
ماتم کی سی تہی وہ لگائی

گہہ ہاتہہ جبین پہ رکہا تہا
گہہ چہری کا رنگ سی ہوا تہا

گہہ تکتی تہی سوی خاک غمناک
پیراہنِ صبر تہا کبہی چاک

گہہ اشک مژہ کی متصل تہی
گہہ پلکون پہ پارہ ہای دل تہی

ق

نالش اوسی چرخ سی ہی تہی
کا ای چرخ یہہ جا ہی کجروی تہی

کیا تونی کیا ہی فتنہ یہہ آہ
گر یون ہی ہوا تو مین بہی واللہ

وصلت کے شب اضطراب کر کر
رکہونگی گلی پہ لیکی خنجر

کیا غیر سی مجکو آشنائی
مین عقد مین قیس کی ہون آئی

اوس بن ہوا اگر فرشتہ و حور
سایہ سی میری رکہی خدا دور

مجنون ستم رسیدۂ عشق
بیچارۂ جور دیدۂ عشق

پہنچوں تیری در تلک نہ اگر روز | شب شمع صفت کٹی بصد سوز
آنکھیں تیری رنگ رو کو ترسین | مژگان سی محیط خون برسین
آغوش میں اور کی تو ہو مست | خمیازہ کی صرف ہوئیں ہماں دست
کیا زمزمہ سامعہ کو بہاوے | آواز تیری ہی جب نہ آوے
یونہی بامید مرگ جینا | خون جگر اپنا روز پیتا

رحم خوردن نوفل بر حال زار مجنون و برای شادی او مصاف کردن با قبیلۂ لیلی

نوفل نامی تھا کوئی سردار | کار بد و نیک سی خبردار
در قوم عرب بزور شمشیر | ملک اوسنی کیا تھا وہاں کا ستہ زیر
باشندۂ بیشہای شیران | ہم پنجۂ بازوی دلیران
عالی نسب و بزرگ ہمت | شاہنشہ کشور شجاعت
تھا ذوق شکار اوس جوان کو | بھرتا لئی فوج بیکران کو
ہر دم لئی دام دار ہر سو | سرگشتہ سے شکار آہو
اکدن اوسی دشت میں قضارا | نوفل کا بہی ہو گیا گذارا
رکہی بارادہ در کمان تیر | ہر غار بہ ہتی تلاش نخچیر

لا آب و طعام جو رکہی ہے	ہو بی مزہ منہہ کو موڑ لی ہے
لا جرعۂ آب بعد اک ماہ	کرتا ہی بہانہ کو بنی ہوا خواہ
یعنی ہی یہہ شہر دوست کا آب	تو چاہ سی پیو ہی یہہ بیتاب
کوئی ذکر نہین ہی اوسکا مرغوب	الا بزبان حدیث محبوب
مجنون ہی بعرف نام اوسکا	ہی اب یہی تل مقام اوسکا
نوفل از بسکہ خستہ دل تہا	الفت کی گلی مین پا بگل تہا
کہنی لگا دل سی ای جوان مرد	آخر تو بہی ہی صاحب درد
اس رفتہ کی ابتو نبض ہی کر	اسکام مین تو نہ کو ستہی کر
یا رخش سی تہا وہ نشست زین پر	یا بیٹہا اوتر کی وہ زمین پر
معلوم حقیقت اوسکی جب کی	باتین بہی جو کین تو اوسکی ڈب کی
دیکہہ اوسکو شریک کام آخر	مجنون سوا ہمکلام آخر
اس شوق کی ساتہہ گفتگو کی	گویا تہی یگانگی کبہو کی
باتون مین جو اوسکی درد پایا	نوفل نی کمال حظ اوٹہایا
پہر کہنی لگا کہ اسی برادر	تو آپ کو یون ہلاک مت کر
معشوق کی گر تجہی طلب ہی	دشوار یہہ کام اتنا کب ہی

[illegible]

پابندی سی مجھکو توڑنا گر — یا وعدہ کیا ہی سو وفا کر
ایسا نہو کر کی اپنا قابو — برگشتہ ہو اپنی قول سی تو
پھر مین ہون ادہر کا نہ ادہر کا — ایک فتنہ ہو درمیان پیدا
قابو طلبی سی ہو کی ناکام — بدنام ہون خلق مین مین بدنام
نوفل نی سن اوسکی بدگمانی — یہہ سنکی کہا کہ ای فلانی
وی خستہ تیر آفتِ عشق — ہی فن تو میرا ہی محنت عشق
اس درد مین مین ہی مبتلا ہون — اس دام مین مین ہی پہنس رہا ہون
بی عشق نہین ہی میرا دم سرد — ہمسر تیرا ہون بلکہ ہمدرد
ہی مجکو قسم کہ تیری خاطر — ہون مال اور جان سی مین حاضر
کر کام سی تیری ہاتہہ اوٹہاؤن — مین تیغ سی اپنی جس بناؤن
ہی شست پہ قصد تیر میرا — تا پاؤن شکار رفتہ تیرا
جب پاچکی تو اپنی جنس نایاب — اوس روز ہی لذت خور و خواب
پر میری ہی مان تو سخن کو — کہو آپ سی اس دوانہ پن کو
چندی میری ساتہہ لی تو آرام — ناکام طلب ہو با سرانجام
جب مغز سخن کو خوب جانا — نوفل نی جو کچہہ کہا سو مانا

[illegible]

غم دست فسوس مل رہا تہا — اور دور شراب چل رہا تہا

مجنون نی بشکوۂ زمانہ — بیتین کہی پڑہ کی عاشقانہ

آغاز کیا سخن کو اسطرح — گل تازہ کری چمن کو جسطرح

کای بیخبر از غم فراقم — آگہ نۂ ز اشتیاقم

تو اپنی ہی ناؤ نوشمین ہی — لیلی کب تیری گوشمین ہی

کہنی سی تیری ہوا مین عاقل — پر حال سی میری تو ہی غافل

یہہ حرف فریب رہگیا تہا — مطلب ہی فریب سی تیرا تہا

دی تجہ سی تو نی مجکو دوری — پہر حکم کیا کہ کر صبوری

پہر وعدۂ گرم گرم دیکر — آیا سا تہہ اپنی مجکو لیکر

حمام مین گرد تن دہلائی — پوشاک نفیس پہر پہنائی

مین شاد ہوا کہ دن پہری ہین — پہر کوئی گذشتہ سن پہری ہین

تہا وعدہ تیرا کہ تو خرسند — لیلی سی مین دونگا تجکو پیوند

سو دیکہہ لی وہ بہی کر چکا مین — لیلی نہ ملی تو مر چکا مین

کی تنگ بہی اگر در تنگ تو نی — شیشہ مارا بسنگ تو نی

نوفل بحدیث گرم مجنون — شد شعلہ آتش و جگر خون

جو لیلی کے باپ نے زبان پھیر — اتنا ہی کہا کہ ہان نکر دیر
گر آپ کا قصد جنگ پر ہی — تیغ اپنی بھی روی سنگ پر ہے
در عرق ہو تم بجو دو خنجر — قارورہ فگن ہی یہان بھی لشکر
لیلی سے کے طلب ہی تمکو بیجا — ناحق نہ پکاؤ خام سودا
لیلی کا مقام ہی بہت دور — وہ ماہ تمام ہی بہت دور
لیلی کی ہوس مین ماہ و خورشید — پھرتی ہین بروی چرخ نومید
گر ہی یہہ ہوس کہ فتح کر جنگ — لیلی پہ کرینگی عرصہ ہم تنگ
تو ہم بھی نہین کچھ اتنی کم زور — ہی اپنی بھی سر مین جنگ کا شور
قاصد سنکر جواب پیغام — آیا سوی خیمہ کام ناکام
بار دگر او سپہ ہو غضبناک — سکھلایا کہ کیہو ہو کی بیباک
سکا ہی بجیران مین بدبلا ہون — انسان خورندہ اژدہا ہون
ہی مجھسی تمہین کنارہ بہتر — اس جنگ سی ہے فرار بہتر
لیلی ہے اسیر دام محنت — کیا لطف ہی تم اوٹھاؤ ذلت
پیغام رسان نی جو یہہ مضمون — ق — ہر حرف سی جسکے ٹپکی تہا خون
جا کر کی کہا بہ تلخی اظہار — وہ صاحب لشکر گرانبار

ایک ایک سی گرچہ جنگجو تھا — پر اوسکا سبوی صلح رو تھا
تھا دوست سی بسکہ اپنی یکتن — جاہی تھا دعای فتح دشمن
مانگی تھا ظفر صف وکرکی — تھا خوش یہہ شکست سی ادہر کی
پھرتا تھا دران زمین خون نوش — باشاد خرمی ہم آغوش
پوچھا اک شخص نی کہ ای یار — پھرتا ہی تو کیا برنگ پرکار
ہم واسطی تیری جانفشان ہین — ہم معرکہ دلاوران ہین
خون ریزی سی بحر خون زمین ہے — کیون خشک یہہ تیری آستین ہے
کرتا نہین کیون علم تو شمشیر — بتلا ہمین اوسکی وجہ تاخیر
دشمن سی ہی تجھکو کیون مدارا — یہہ بات تو مجھسی کہہ خدارا
تب اوسنی کہا کہ ای فلانی — ہی ہی من عدو یار و تیغ برانی
سمجھا یہ کہ ہوی دوست دشمن — وہان جاہئی ہوئی ہمدم اپنی
دشمن سی ہر ایک لڑسکی ہی — کوئی دوست سی کب بگڑ سکی ہی
آتی ہی وہان سی بوی الفت — پھر کیونکہ مین ہون عدوی الفت
واللہ نہین مین خستہ وزار — اوسکی شکست کاروادار
ٹوٹی گرتا رہوی لیلے — کیونکر ہون مین روبروی لیلے

گل پہولی جو تہی چمن کی جہڑ گئی | وہ نقش و نگار سب بگڑ گئی
مردان مار ادہ صف جنگ | کردند دگر بہ نیزہ آہنگ
لیلی کے جو فوج تہی بانبوہ | دب جای تہا اوسکی شان سی کوہ
نوفل کو ہراس اوس سی آیا | تا صلح کا حرف منہہ پہ لایا
قاصد کو ادہر کیا روانہ | ظاہر کری تا کہ یہہ فسانہ
کای نامور زمانہ باللہ | کر ہو میری دل مین جنگ کی چاہ
ایک شخص جنون زدیکی خاطر | ہمت سی نہین ہوا مین قاصر
ہی صبح ہمیں وہ نازنین دو | جان تلخ اجل کو انگبین دو
اگی سی ہی رسم آشنائی | اس بات مین کچہہ نہین برائی
قاصد نی کہا جو یہہ جا کر | راضی ہوا وہ رئیس لشکر
آیا رخ صلح پر جو وہان رنگ | موقوف رہی وہ گرمی جنگ
مجنون نی سنی جو یہہ حکایت | آیا وہ بر سر شکایت
نوفل سی لکا یہہ کہنی ای یار | تو اور کسیکا ہو مددکار
بس دیکہہ لی مینی تیری بارے | بیجا ہی میری امیدوارے
سمجہا تہا مین تجہکو صاحب عزم | تجہہ سی تو نہ کچہہ ہوا کہ رزم

نہ لیلی ہی میری ہاتھ آئی — نہ اوس سی رہی وہ آشنائی

اب دوستی کچھ گئی سوی جبر — کیجی کس منہہ سی دھوکی صبر

ہی اب یہہ یقین کہ تا بہ محشر — آویگی صبا نہ وہان کی ادہر

یہہ سچ ہی کہ دل سی دل کو ہی راہ — بیزار ہی سی اوسکی یون مین آگاہ

اب یہہ میری درد کی دوا دے — مجھسی میری یار کو ملا دیے

سن سوز و گداز قیس نوفل — بولا کہ کف افسوس مت مل

یون یاس سی گفتگو تو مت کر — اور نجد کی آرزو تو مت کر

غافل تیری کام مین سعی کب ہون — مصروف اسی مین روز و شب ہون

یہہ صلح بہ مصلحت مین کی تھی — کسواسطی فوج مین کمی تھی

جب اپنی حدود پر مین آیا — دیکھیگا کہ فتنہ پہر اوٹھایا

ایک فوج گران بلاؤنگا مین — تب لجۂ خون بہاؤنگا مین

قاصد تھی روان رہ طلب مین — تھا جوش قبائل عرب مین

بغداد سی لیکی تا مدینہ — تھی دشت نورد اہل کینہ

جتنی نجبا جمع انبوہ — تھا نوفل برگزیدہ چون کوہ

جب جمع ہوا تمام لشکر — با نیزہ و تیر و خود و خنجر

جو خصم پہ در ہی سی آئی ۔ نوفل بی وہ فتح کی کر آئی
کشتوںنہ زبسکہ کشتی تہی وہان ۔ لاشون کی ہزارون پشتی تہی وہان
آئی نوفل پہ در یہ یکسر ۔ پیران قبیلہ قید ہو کر
کر دست علم بداد خواہی ۔ بولی وہ بحالت تباہی
یعنی کہ ستم رسیدہ ہین ہم ۔ مظلوم و جفا کشیدہ ہین ہم
مار ی گئی اپنی اقربا یہان ۔ کس کس کا کہین کی خون بہا یہان
یہہ کون کہ کشتنی ہی نہ تہا ۔ اب ہم ہی تو ہو تو دست بردار
ہم جتنی کہ اب ہین تیری بندی ۔ حاضر ہین پی نیاز مندی
نوفل نی کہا کہ سب ہین مانا ۔ لیلی کا پتا و پہر ٹہکانا
آیا پدر بزرگ لیلی ۔ بر چہرۂ بخت خوردہ سیلی
نوفل سی کہا کہ ای جوانمرد ۔ ہی رخنہ میری شکست کی گرد
یہان سر ہوی جتنی صرف آہن ۔ ان کشتون کا خون میری گردن
جی مین ہی کسیکو منہہ دکہلاؤن ۔ ایک کہینچ کی آہ سر بسر جاؤن
قوم اپنی مین نام ہی ہمارا ۔ یہہ ننگ ہمین نہین گوارا
دیوانی سی کیا ہو ربط خویشی ۔ مطعون جہان ہی وضع اوسکی

جو تو نی کہا کیا نہ افسوس / مقصود میرا ہوا نہ افسوس

آیا تیری دام مین میرا صید / کیون تو نی رکہا نہ اوسکو قید

ڈر کسکا یہہ تیری دل مین آیا / لیلی کو تو مجہہ تلک نہ لایا

یہہ کہتی ہی وہ جگر دریدہ / صحرا کی طرف ہوا رسیدہ

کرتا ہوا شکوہ سو زبان سی / بہاگا وہ عنان شکستہ وہان سی

آخر یکبال یاس و حرمان / راہی ہوا پہر سوی بیابان

وا اوسکا ہوا نہ عقدۂ دل / ہر گام پہ رہروی تہی مشکل

دل سینہ مین اوسکی غرق خون تہا / اور سر مین جو تہا وہی جنون تہا

نوفل بہ غنائم و خزینہ / من بعد شکست اہل کینہ

آیا طرف اپنی ملک کی شاد / نقارۂ فتح تہا بفریاد

نومید شدن مجنون از ملاقات لیلی و شکایت کردن نوفل و رفتن در نجد

کرتا ہی یہہ کلک فکر تحریر / یعنی کہ وہ دردمند دلگیر

آشفتہ سر ہوای دلدار / نوفل سی جدا ہوا جو یکبار

تہا ہر تل دشت مین شتابان / نالی تہا صبا صفت بیابان

نوفل کی حکایت اوسکی لب پر / طالع کی شکایت اوسکی لب پر

صیاد نی جب سنا یہہ مضمون — حیران رہا بروی مجنون

پھر بولا کہ ای جوان رعنا — روزی ہی میری یہی کرون کیا

قیمت فرزند وزن یہی ہے — ایک عمر سی میرا فن یہی ہی

یون خالی کری ہی کیا حمایت — لی مجھسی انہین ولی بقیمت

کسواسطی کنج بخش ہیے تو — باساز و یراق و رخش ہیے تو

مجنون نی یہہ سنکی اسپ خوش زاد — جون صید دیا بدست صیاد

صیاد نی اعتبار پایا — یعنی کہ بڑا شکار پایا

گھوڑا لی گیا وہانسی گھر کو — مجنون آہو ہی اودہر کو

از بس مجنون کا عشق فن تھا — آنکھونپہ انہون کی بوسہ زن تھا

کہتا تہا کہ ہین چشم دانا — یہہ چشم ہے چشم یار مانا

کیونکر نہ ہین انکو جیسی چاہون — ایسی چشمون کا مین فدا ہون

ہو کر کی سرین یار کا سُت — پھیری تہا کفل پہ گہ سرودست

لوٹے تہا کبہی وہ ساق پا پر — گہ گردن و گوش خوشنما پر

آہو تہی بدشت و درشتا بان — یہہ نعرہ زن اندران بیابان

پھرتا تہا برنگ سنبل مست — برجیب دری ارادہ دست

رہنی دی کہ زندگی کری بہیہ
ہوویگا جو خون مفت اسکا
آزردن وحشیان نہین خوب
صیاد دہیہ سنکی حرف مجنون
مانا نہ مین اسکا خون کرونکا
صیاد یہ ظلم کب روا ہے
مجنون نی بدنسی رخت کردور
صیاد دوہ لیگیا سب اسباب
آیا طرف گوزن آزاد
پہیرا اسپر دو یہ دست شفقت
پہر اوسسی کہا کہ کیا بلا ہی
ہون جیسی مین اپنی یارسی دور
ای پردہ کشای وادی کوہ
نکلی ہی تجہی مین شیوہ یار
بو تیری سے ہے بوئی گلسی خوشبو

ضدی سی تو یونہین چکی جری بہیہ
کیا تجکو کہیگا جفت اسکا
خونخوار ہی بی زبان نہین خوب
بولا بعبارت دگرگون
یہ مفت ہی تجکو مین ندونگا
گر مول تو لی تو کم بہا ہے
آگی رکہا اوسکی خود رہا غور
یہہ غور رہا بجان بیتاب
وہ دیکہہ کے اسکو ہوگیا شاد
کی ساتہہ اوسکی بہت سی الفت
تو جفت سی اپنی کیون جدا ہے
ہی میری طرح سی تو بہی مہجور
وہی خیمہ نشین محمل انبوہ
سو جان سی تیرا ہون خریدار
اور چشم ہی رشک چشم آہو

یہہ مثل صبا چلا وہان سے / کہتا ہوا کچھہ کا کچھہ زبان سے
جو اتنے مین روز ہو گیا شب / روشن ہوئی جون چراغ کوکب
پہر رفتہ وہ دم جو صبح آئی / مجنون نے بلای تازہ لائی
پہرتا تہا وہ دشت و در مین سودا / ہر چار طرف خراب ہوتا
تہی حر تموز سے اوسے تاب / رخسارہ جو ہوی کرفتہ مہتاب
اک نخل کا سایہ خوش جو پایا / وہان اوسنے ذرا قرار پایا
پہر سبزۂ حوض پر نظر کی / کلفت جو وہ دلپہ تہی اوتر گئی
اوس سبزہ کا لکہون رنگ سیراب / اوس حوض کے یا صفائی آب
سبزہ تہا پری وشون کی مژگان / اور حوض مثال آب حیوان
ٹہیرا جو وہان یہہ ایکدو ساعت / پائی دل و جان نے اوسکی راحت
دیکہی تہا بچشم ناشکیبا / ہر دم طرف درخت زیبا
ناگاہ دران مقام چون باغ / دیکہا سر شاخ اوسنے اک زاغ
چون ماتمیان بغم سیہ پوش / چون مرغ زبان بریدہ خاموش
دیکہہ اوسکی تئین یہہ خوب رویا / اشکون سے غبار دل کا دہویا
کہتا تہا بنوحہ ہای لیلے / تجہسے نہ ملا مین وای لیلے

مجنون بکمال حالت سوز — تہا گریہ مین شمع وار تا روز

تہہ مرغ سحر ہوا جو دلکش — مشرق سی ہوئی نمود آتش

ہر سطر زمین کی سبز کون تہی — تکلیف فزایش جنون تہی

مجنون اوسی نسیم آسا — پہرتا تہا ادہر اودہر ہراسا

سودای جنون دماغمین تہا — اور شعلہ دلکی داغ مین تہا

جلتا تہا بگرمی تپ ہجر — تہی دنکو بہی روبرو شب ہجر

تا کہ جو کری نظر وہ مہجور — دیکہی ایک پیرزن وہی دور

ساتہہ اوسکی اسیر دست بستہ — زنجیر مین تہا بحال خستہ

لوہی کا ہی طوق زیب گردن — زنجیر وغل اوسکا زیور تن

مرتا تہا فقیری پر وہ اپنی — تہا شاد اسیری پر وہ اپنی

مجنون نی جو وہ اسیر دیکہا — سخت اپنی تئین حقیر دیکہا

سوگند دلا کی پیرزن کو — پرسش مین ادا کیا سخن کو

کا ای مادر مہربان کر اظہار — بندی کسکا ہی یہہ گرفتار

کیا اسنی لیا ہی عشق کا فن — زنجیر مین کیون ہی اسکی گردن

تہا مین تو اسیر بند لیلی — کیا یہہ بہی ہی دردمند لیلی

گردن مین رسن جو اوسکی ڈالی | پڑہتا وہ چلا شعر یہ حالی
مت جانیو تم فقیر ہون مین | لیلی کا فقط اسیر ہون مین
وہ بیوہ گدائی جو کری تہی | گلیون مین اوسی لئی پہری تہی
مانگی ہتی ہر ایک در سی جو بہیک | تہا روز سپید اوسکا تاریک
حالت پہ کوئی تہا اوسکی ہنستا | آتا تہا کسیکو اوس پہ رونا
کہتا کوئی کیا گنہ کیا ہی | جو لوہی مین اوسکا تن دیا ہی
کہتا کوئی ہی یہہ صاحب جن | جکڑا رہتا ہی رات اور دن
کہتا کوئی ہی جنون رسیدہ | کہتا کوئی ہی یہہ جلوہ دیدہ
در پر کسی خیمہ کی جو جاتا | مستون کی طرح سرود گاتا
ہر ایک کو خیال کچہہ کا کچہہ تہا | پر اسکو ملال کچہہ کا کچہہ تہا
لیلی ہی کا نام بر زبان تہا | یعنی یہہ سرود عاشقان تہا
لڑکا کوئی مارتا جو پتہر | ناچی تہا یہہ ہاتہہ دہر کی سر پر
بی زمزمہ وجد حال کرتا | ذلت کا نہ کچہہ خیال کرتا
رسوائی عشق اوسکی تہی شان | اقلیم جنون کا تہا وہ سلطان
جب ظلم بہت اوٹہائی اوسنی | اور زخم پہ زخم کہائی اوسنی

زنجیر مین جن پاؤن کو ہو نہ تاب رفتار ہو وہ یون گرفتار
مجنون کی رسن وہ ناتوان ہو جکا طاقم ہر سر کو جوان ہو
بیداد ہی اور یہہ طوق آہن نازک گشته ہی جو ہو گردن
تا بہ شاد و کی مین کیسن قابل جو زار ہو جو ذکر بیکس قابل

دوری کو میری روانہ رکھے — اپنی سی مجھے خدا نہ رکھے
سر میری کر رکھی تو تلوار — مین اسکو بھی سمجھون افسر یار
تا چند یہہ آہ جان خستہ اٹھے — عاشق کو بلا ہی دور بیٹھے
فرقت کا الم بڑا الم ہے — تس پر تو یہان بھی یہہ ستم ہے
مین واسطے تیری دربدر ہون — اور راندۂ ما در و پدر ہون
ایک خلق کا دل ہی تنگ مجھسے — رکھتا ہی قبیلہ ننگ مجھسے
رسوائیان اتنی مین سہی ہین — جو مین میری پلکون سہی بہی ہین
اسپر بہی نہین ہی تجھہ تلک راہ — ای کاش میرا ہو قصہ کوتاہ
لیلی کو خبر ہوئی جو ناگاہ — دوڑی سوی غرفہ اٹھکی وہ ماہ
کیا دیکھی کہ ہی اسیر مجنون — ایک زن کا ہی دستگیر مجنون
پاؤن مین پڑی ہی اوسکی زنجیر — زنجیر کشان ہی ایک زن پیر
گردن مین وہ طوق آہنی ہی — سر جسکی جہکا سوی زمین ہے
ہاتہون مین رسن ہی جون گنہکار — آتا ہی وہ دست بستہ ناچار
مجنون کو جو یون اسیر پایا — اس غم سی اوسکا دل بہر آیا
یون اوسنی لکھا یہہ کیا جفا ہے — کیا اوسنی تیر افگنہ کیا ہی

گرکر اسی التفات پر وجد | وہ خستہ چلا بجانب نجد
وہان جا کی وہ زار زار رویا | ویرانہ مین ڈاڑہین مار رویا
اپنون نی خبر جو اوسکی پائی | وہ لوگ کہ اوسکی تہی فدائی
ہر سو ہوئی جستجو مین پویان | بر دامن نجد قیس گویان
یارون نی کہان کہان نہ دیکہا | پر اوسکا کہین نشان نہ دیکہا
ما باپ بہی اوسکی آخر کار | نومید اوسی ہوئی یکبار
آئندہ کو ترک جستجو کے | مرجانی کی اوسکی گفتگو کے

خوش شدن لیلی از فتح نوفل و باستماع عدم حصول ملاقات مجنون دامن صبر دریدن و پیام شادی فرستادن ابن سلام و قبول کردن پدر لیلی

گویندہ کہ صاحب سخن ہے | اس بزم مین یون وہ نغمہ زن ہے
یعنی کہ ہوئی جو فتح نوفل | اور باپ نی عہد مین کیا چل
لیلی نی جو یہ خبر یہ پائی | گاتی تہی سرود آشنائی
خوش خوش وہ سیان صحن خانہ | گاتی پہرتی تہی یہ ترانہ
خوش ہون کہ ہوا ہی دوست فیروز | مجنون کی نشاط کا ہی یہ روز

گل رنگ گرفتہ باغ خوشبو | اوسکا ہی فسانہ ہر سر کو
ہر سمت گئی جو شہرت حسن | خواہان بلا و آفت حسن
عاشق ہوئی اوسکی لاکہہ جیسی | پر اوسکو خبر تہی کسی سے
تہی جسکو عرب مین ناداری | بر پا ہوئی وہ بجو ہستگار
ہر کس بنکاح آن بت مین | مے لست بملک و مال کا بین
قاصد ہر شہر سی روان تہی | دلال ہزارون ورسلان تہی
باب اوسکا ولی بحقہ در | لعل جگری سی رکہی تہا پر
کو حقہ کا رنگ لالہ گون تہا | باطن مین تمام اوسکی خون تہا
شوہر کو کب اوسکی تہی تمنا | شوہر اوسکا تہا عاشق اوسکا
کہاتی تہی غم اوسکا روز و شب | رکہتی تہی خیال زوج کب وہ
کو صاحب مال تہی خریدار | ہر جنس کے جنس تہی بانبار
سودا کون اوسکا کر سکی تہا | حیرت سی ہر ایک منہہ تکی تہا
سن ابن سلام یہہ فسانہ | مانند صبا ہوا روانہ
با فر و شکوہ بادشاہی | آیا وہ پی عروس خواہی
او ترا آکر سکے وہ بکو بہر | یکچند میان ظاہر شہر
قاصد کو بلا کہا کہ جا تو | وصلت کا پیام جا سنا تو

شادی کا گرہ ہون گل کی سامان — ہوا بر ہی اسیر گوہر افشان

عقد لیلی با ابن سلام و طپانچہ زدن شوہر خود در شب زفاف

گوینده داستان شادی — یون لکہی ہے حرف نامرادی

یعنی کہ عروس روز روشن — ناگاہ ہوئی جو پردہ افکن

آیا پدر عروس خندان — مجلس ہوئی اوسّی جون گلستان

یون حکم کیا کہ صاحب کار — آئین باندہین بکوی و بازار

داماد و عروس کر کی یکجا — اون دونون کا عقد اوسنی باندہا

ناچین تہی جو اہل نغمہ کہا چرخ — جاتی تہی صدا ہی نغمہ تا چرخ

ہر گوشہ سرور و خرمی تہا — طوفان محیط بیغمی تہا

رقصان تہی جو طائفی پری وار — تاری تہی بفرش خاک سیار

تہا روی شگفتگی پہ وہان تک — غم ولسی جنی تہا نا لہ خنک

جب حجلہ مین ہوئی سوار وہ ماہ — کی اوسنی بزیر لب نہان آہ

تک بیٹہتی ہی بس اوسنی اوسجا — نرگس سی گلاب گل پہ چہڑکا

باہر تو وہ غل تہا اور سوا ہی — یہہ حجلہ مین محو شغل زار ہی

القصہ کہ وہ بت پری زاد — آئی جو بحجلہ گاہ داماد

جون بیٹھی ہی شاخ گل پہ بلبل ۔ نظارہ سی اوسکی تہا یہ غلغل

ہر چند کہ تہا کنارہ کش یار ۔ ہوتا تھا یہہ آوپہ صدق سو بار

کہتا تہا کہ جو تیری رضا ہی ۔ دل کا وہی اپنی مدعا ہی

منظور نہین خلاف تیرا ۔ دل تا کہ نہوی صاف تیرا

اوسکی تو یہہ طرز گفتگو تہی ۔ پر اوسکی صدی ہی جستجو تہی

در حجرۂ گل وہ غیرت ماہ ۔ تہی باد صبا کی چشم بر راہ

تا نجد سی وہ غبار لاوی ۔ یا نکہت بوی یار لاوی

تہا لب پہ کبہی سرود بسمل ۔ نوحہ کبہی گاتی تہی وہ بیدل

آتی کبہی پیش باب خرگاہ ۔ اشک آنکھون مین لب پہ نالہ و آہ

ہر لحظہ بدرد و داغ دوری ۔ خیمہ مین کرہی تہی ناصبوری

تا آنکہ ہوا یہہ راز پیدا ۔ اور عشق نہان ہوا ہویدا

رہتی تہی وہ کافر سمن بر ۔ نہ باپ کا ڈر نہ ترس شوہر

خبر یافتن مجنون از شادی لیلی ہمراہ بخت بن سلام زبانی شترسوار

انشا کن حسب حال مجنون ۔ یون لکہی ہی درد و غم کا مضمون

یعنی وہ شہید خنجر عشق ۔ مست می خون ساغر عشق

کوئی اور ہی یار کیون نہ کرے — مہر کا ہی کو بیوفا پہ مرے
کی تھی جب اوسنی بیوفائی — کیا فائدہ اوسسی آشنائی
زن باعث صد ہزار غم ہی — زن عہد مین استوار کم ہی
زن فتنہ و کوچہ گرد ہی — زن قابل تیغ اور تبر ہی
کہتی کو وفا نہین ہی زن مین — جز مکر و دغا نہین ہی زن مین
سن ناقہ سوار سی یہہ مجنون — آگے سی ہوا زیادہ محزون *
سر سنگ سی اوسنی اپنا مارا — خون سی ہوا سرخ سنگ خارا
وہ ٹانچہ جو سنگ لاخ کہسار — چل چل کے ہوا بدن سب افگار
رخسارونمین سنگریزہ گڑگئی — پشت و پہلو مین گھاو پڑ گئی
کنکل سی کھین جبین جو پہوٹی — ایک خون کی آبشار چھوٹی
پیڑی ہوی پارہ پارہ جون گل — آیا وہ فغان مین جیسی بلبل
نالی گئی ہفتم آسمان تک — ہی سچ ہی کہ صبر ہو کہان تک
احوال یہہ دیکھ وہ حدی خوان — تقریر سی اپنی تہا پشیمان
کہا رحم حال زار مجنون — یون کہنے لگا بچشم پرخون
کای دل شدہ اتنا جوش سودا — دو بات مین تجکو ہو گیا کیا

کہتا تہا کبہی یہان عبارت
ہی ناقہ سوار کے شرارت

ورنہ یہہ نہین طریق لیلی
گو ہوئی کوئی شفیق لیلی

ناگاہ دل اوس سی وہ ملاوے
اور قیس کے دل ہی بہلاوے

حاصل کہ بہا دعہد لیلی
دیتا تہا وہ دل کو یون تسلی

اشک آنکہون سی اوسکی جو روان تہے
رخسار برنگ کہکشان تہے

جاتا تہا رندہا یہان تو یون جے
اور اوسکو خبر نہ تہی کہ ادہ سے

زبان بشکایت وانمودن مجنون باطلاع نکاح لیلی

جو حجلہ طراز داستان ہے
یا ہی قلم اوسکا یون روان ہے

یعنی کہ وہ لیلی سمن بر
جس دم ہوئی بیاہی بسند شوہر

تہی واسطی قیس کے جگر ریش
تہی جان مین اوسکی غمکی سوزش

پر شرم سی لب رکہی تہی خاموش
رہجاوی تہی جی ہی جی مین کہا جوش

مجنون جو وہ اوسکا تہا فدائی
اتنی مین خبر یہہ اوسنی پائی

سن حرف نکاح کو کیا غش
لگ اوٹہی ایک اور اوسکو آتش

غیرت سی جو جون بجوش آیا
بیہوشی سی وہ بہوش آیا

کیدہر ہی تیرا نڈہال ہونا | کیدہر ہی وہ لحظہ لحظہ رونا
کیدہر ہی وہ ربط آشنائی | کیدہر ہی وہ الفت آزمائی
کیدہر ہی وہ اشتیاق مجنون | کیدہر ہی غم فراق مجنون
کیدہر ہی وہ آہ و نالۂ شب | کیدہر ہی وہ آہ نیش عقرب
بیمار
یہان کا نہ تو ٹہنہ لوٹون ہون مین | وہان محو ہی تو بسیر گلزار
نہ آئینہ تیری روبرو ہی | نت چشم سیاہ عیب جو ہی
کنگہی تیری ہاتہ مین رہی ہی | چوٹون تیری کہات مین رہی ہی
ناکامون سی کیا ہی کام تجہکو | دیکہی صبح و شام تجہکو
کیون آپ کو آپ نہ تو بناوی | شوہر کی نظر مین تا خوش آوی
ہرچند ہی دل تو تجہسی ہزار | پر چاہ سی جی کی ہون مین ناچار
کیونکر تجہی بیوفا کہون مین | کس راہ سی آشنا کہون مین
ہی رتبۂ شاہدی بہت دور | کب پہنچ سکا تجہی مین رنجور
کیا غم جو تو بیوفا ہی ای یار | عاشق تو تیرا مین ہون وفادار
معشوق جو سو جفا کریگا | عاشق پہ ہی وفا کریگا
کو تجہکو بغیر ہو سروکار | ہی مجہکو جدائی تجہسی دشوار

جی چاہا پسر کو دیکھے ایک دم / صحرا کو چلا وہ پیر پرغم

پھرتا تھا پئے تلاش مجنون / آوارہ بکوہ و دشت و ہامون

امید پہ اوسکی پیر تکتا / پھرتا تھا میان دشت خضرا

تا ایک نے یون کہا وہ مجذوب / جا ہے بفلان خرابہ سرکوب

پہنچا جو وہان تو اوسنے دیکھا / ایک طرفہ مغاک ہول افزا

مانند دہان اژدہا غار / روز روشن وہان شب تار

افتادہ بروے غار ہے قیس / دیکھا تو بہت نزار ہے قیس

ہے تن تو پہ تن مین جان نہین ہے / وہ خستہ جز استخوان نہین ہے

تن مین سے رہا ہے پوست باقی / اسپر بھی ہے یاد دوست باقی

عالم ہے بس اوسپہ بیخودی کا / نقشہ نظر آوے ہے غشی کا

ہے سر سے جدا کلاہ و سرپیچ / جو موے کمر وہ آپ ہے ہیچ

ننگی نہین پردہ دار اوسکی / ہے چشم ددان ازار اوسکی

آہستہ وہ جا کے اوسکے نزدیک / لایا سر دست کو بتحریک

شفقت نے جو اوسکے آگے پھیرا / ہاتھ اپنا سر پسر پہ پھیرا

مجنون نے جو غش سے چشم کی وا / بالین پہ تن ضعیف دیکھا

دیکھی کا کہان تلک تو یہہ رنج | ہووی کا زمین مین دفن جون گنج
تن مین تیری کچھ رہا نہین اب | وہ جوش وہ ولولا نہین اب
یون خاک مین تو اٹا ہی ایوای | کیا شہر مین تجھکو نہین جای
ہوتا ہی ہر ایک غم کو انجام | ہوتا نہین روز تیرا کیون شام
مین برسر رہ ہون تو بیا ہو | مین نقش قدم ہون تو عصا ہو
شایستہ تیری ہی اب میری جا | مین روبرہ اجل ہون بیٹھا
انجام کو کام کی سمجھہ لی | برباد پدر کی گھر کو مت دے
جسوقت نہ درمیان مین تو ہو | کیا لطف جو غیر وارثہ جو ہو
میرا اسباب مال و زر ہی تیرا | چل گھر کو ذرا کہ گھر ہی تیرا
فرزند پدر کی سن نصیحت | ہر چند کہ تہا بحال وحشت
چاہی تہا کہ صبر پر رکہی دل | لوٹی نہ زمین پہ جیسی بسمل
مایوس ہو مادر و پدر سی | کھینچی نہ وہ آہ غم جگر سی
کرتا تہا جو دلمین قصد زنہار | کہتا تہا یہ عشق ہان خبردار
کرتو نی قدم رکہا ادہر کو | دیکھی کا نہ مادر و پدر کو
پہر تجھکو بحالت اسیران | رکھون کا تو مین بچاہ زندان

تنہا نہ مین تجھسی ہون فراموش
اپنا ہی تو مجھکو کچھ نہین ہوش

آزاد ہون یا کہ دام مین ہون
کیا جانی مین کس مقام مین ہون

بی شمع جمال حسن لیلے
آنکھون کو ذرا نہین تسلّے

گر برگ گیا غذا ہی سیری
غم کھانا تو یہہ سزا ہی میری

وحشت مین ہوا ہون اپنی مین گم
کیا مجھکو باختلاط مردم

جو وحشیون مین رہا ہو یکچند
وہ آدمیون مین کب ہو خرسند

کیون میری لیئے ہی دل شکستہ
تو جان کہ مرگیا وہ خستہ

جب خود ہو اسیر ہمرہ ہمدم
کیا مرگ پدر کا اوسکی ہو غم

کہتا ہی تو مین ہون بر سر راہ
تو جان مین خود ہون در بن چاہ

منزل تیری کو کہ حد کڑی ہے
پر مجھکو تو اپنی ہی پڑی ہے

کمتی نہین سوزش فزون ہے
ہی یہان وہی چاشنی جنون ہے

کیا مجھکو کسی سے مرنی سی باک
مین آپ ہون زندہ در تہ خاک

مایوس آمدن پدر مجنون بخانہ وجان دادن بغم پسر

بابا جو پدر نی اوسکو راہ سے
در عالم خواری و تباہی

ہوکر کی وداع بادل زار
کی قطع امید اوسنی ناچار

ای وای پسر تو کہہ کدہر ہے
کچھ باپ کی بھی تجھے خبر ہے

ای وای پسر مین رفتنی ہون
آمادہ وقت جان کنی ہون

ای وای پسر

نومید پسر وہ پیر فرتوت
تھا جس کا ہمیشہ خون دل قوت

کہتے ہین بحال ناتوانی
تھا ساکن کنج دیر فانی

تھا اوسپہ ہجوم یاس و حسرات
کاٹی تھی بتلخی اپنی اوقات

جو تیر اجل کمان سے چھوٹا
اور شیشۂ عمر اوسکا پھوٹا

آزاد ہوا غم پسر سے
آخر کو یہہ ہو سکا بدر سے

ہر اک کی غم پسر سے بیمار
یون جان ہی اپنی دی بیکبار

دل شاد ہے وہ کہ ہے جو آزاد
ماتم نہین اوسکا جای فریاد

مرگ اوسکو ہے عین شادمانی
سمجھی تھا وہ اوسکو زندگانی

اندیشہ نہ تھا اوسے جہانکا
ساتھی تھا وہ غم کی کاروان کا

دل اوسکا شمار میل مین تھا
وہ داعیۂ رحیل مین تھا

اوٹھہ تو بھی دلا کہ وقت تنگ ہے
ہمسایہ سے تیری کب تلک جنگ

تا چند دہان حرص وا ہو
بہتر ہے تو فوت حرص کا ہو

پی کر کے شراب جام ساقی
تا یاد دے وہان حیات باقی

کہتے ہین کہ ایک رات شبگیر
صیاد کیا تھا بہر نخچیر

دلخستہ و دردمند محزون
بیٹھا تھا بروی خاک مجنون

گہ سنگ اوٹھا جبین پہ مارا | گہ سر کو جھکا زمین پہ مارا
روتا تھا یہ کہکی وہ جگر خون | ای وای ہوائے نسیم مجنون

سیاہ پوش شدن لیلی بشنیدن خبر مرگ پدر مجنون و طلاق یافتن او

حسب حکم کہ بحکم ایزد پاک | مجنون کا پدر گیا تہ خاک
کر دفن اوسی ہوئی الی اللہ | خویشان و قبیلہ مغفرت خواہ
لیلی نی سنا جو یہ مضمون | یعنی کہ ہوائے نسیم مجنون
ہو بی پدری سی اوسکی بیکل | منہہ اپنا طمانچون سی کیا لال
بیٹھی بفغان و نالہ کر شور | شوہر کا حجاب سب کیا دور
وارث نہ رہا جب اوسکا کوئی | اوس خستہ کی بیکسی پہ روئی
ناخن سی یہ ہر کی بال نوچی | کی خستہ جبین و گال نوچی
سر سنگ سی اپنا پہوڑ ڈالا | لی شیشۂ صبر توڑ ڈالا
مانی تہی عزیمت اور نہ تسخیر | نہ سو ذکری تہی اوسکو تخجیر
پاس اوسنی اوڑا دیا تہا سب کا | تہا پاس تو آہ زیر لب کا
شوہر دیکہہ اوسکی بیقراری | اور شدت آہ و جوش زاری
ہر دم بہزار حرف رنگین | دیتا تہا اگرچہ اوسکو تسکین

جاتا تھا امید ایک نگہ پر
ہر روز یہہ خستہ حال اودہر

لیلی کو زبسکہ سب خبر تھی
اور حالت زید پر نظر تھی

اکدن جو بٹھا ناقہ در دست
نکلا وہ شراب حسن کا مست

لیلی نے بلا کہا کہ ای زید
ہی میری تو دام مین تیرا صید

تو کس لیے اتنا جان بلب ہی
تجھہ سے یہہ قلق بہت عجب ہی

پہنچاوے اگر تو زار و محزون
مکتوب میرا بسوی مجنون

تجھہ سے تیرا دوست مین ملا دون
اس کام کا تجکو یہہ صلا دون

سنتے ہی یہہ حرف زید دلجو
بولا کہ رہونگا تیرا ممنون

یہہ کام نہین کچھہ اتنا دشوار
مین خود سفری ہون ناقہ رہوار

لا مجھے دے کہ یہہ چلا مین
ہون ہم تک قاصد صبا مین

لا دیتا ہون اب جواب اوسکا
کر نامہ رقم شتاب اوسکا

نامہ فرستادن لیلی پیش مجنون بدست زید و آمدن مجنون

ہی نام پہ اوسکے نامہ آغاز
جو ہے کف خاک کا چمن ساز

ہے صفحۂ خاک ور بہاران
لوح ورق پری نگاران

ہے اوسسے نمایش آب و گل کی
سمجھے ہیے وہی ہر اک کی دلکی

از بسکہ وفا کو تھا ترا پاس — دیکھا نہ کبھی روی التماس
صد کو نہ رہا حجاب مانع — اور شرم کی تھی نقاب مانع
مین واسطی تیری ہون بابن ضبط — جاتا نہین پہ ذرا تیرا خبط
مین تیری لئی ہون خانہ ویران — تو طائف روضہ و گلستان
مین خستہ اسیر حلقۂ غم — تو حلقۂ بگسستہ از ہم
تو سوختہ جان بہ بدگمانی — مین ساختۂ غمی کہ دانی
دلمین تیری ظن بیوفائی — مین کشتۂ تیغ آشنائی
لیلی وہ نہین یہہ تیری جبین — تو سامنی میری آرسی مین
ای دوست یہہ بدبری کہان تک — یہان پہنچی ہی کار دا جنون تک
آجا نہ دی وحشت و جنون کو — مت غرق کر اور غرق خوا [illegible]
رکھون مین کہان تلک ترا پاس — بیٹھا ہی نہین یقین کی تو پاس
ہی کوفت اگرچہ میری جی پر — رحم آوی ہی تیری بیکسی پر
غمخوار ترا رہا نہ افسوس — ایک مین ہون سو تجہسی سکر و کون
کہتا تہا تجہی اب کہلائیگا کون — بانی تجہی اب بلائیگا کون
اب کون بکوہ و دشت جا کر — شفقت کی نظر کریگا تجہہ پر

[illegible]

آخر کو پہ جستجوی بسیار | پایا اوسی مردہ سا سر غار
تن زخموں سی تھا تمام خستہ | رنگ رخ و دل ہی تہا شکستہ
نہ تاب ہی نہ توان ہی اوسمین | ایک سدرمق سی جان ہی اوسمین
افتادہ بفرش خاک وہ زار | جون بستر مرگ پر ہو بیمار
ہاتہہ اوسکا پکڑ کی جو جہنجوڑا | آیا وہ بہوش لیک تہوڑا
خط ہاتہہ مین اوسکی رکہہ دیا پہر | آگاہ پکار کر کیا پہر
یعنی لیلی کا ہی یہہ مکتوب | پڑہیو تو اسی مگر ذرا خوب
جون زید نی خط دیا یہہ جا کر | وہ لگیا آنکہون سی لگا کر
پہر مارسی خوشی کے کرکی ایک جست | افتادہ بپای زید جون مست
مجنون نی پڑہا جو خط کا مضمون | بشاشن ہوا کمال مجنون
پہر پہر کی لبان چرخ دوار | صدقی ہوا نامہ بر کی سو بار
پہر جامہ جو درمیان مین آیا | لیکر اوسی اپنی سر چڑہایا
رخ رکہہ دیا اور جبین لگائی | آنکہونسی وہ آستین لگائی
یعنی کہ یہہ رخت زید کا نی | ہی دوختہ کف فلانی
پہر زید کو لیکی اپنی ہمراہ | حسب الطلب نگار دلخواہ

جوگ اوسنے سجا جو عشق کا تہا — جوگی کی وہ شکل بن رہا تہا

وحشی گو اوسکی تہی جلو مین — تہہ وحشی عشق اپنی رو مین

پاؤن مین ثبات بسکہ کم تہی — ہر ساق ز فرط ضعف خم تہی

وہ راہ مین جو قدم رکہی تہا — تہی نقش قدم مین لغزش پا

تہی موج نسیم اوسکو شمشیر — لگتی تہی ہوا بدن کو جون تیر

ہر چند کہی تہا نید ہر بار — ہو تو بہی سوار ناقہ ای یار

اندیشۂ جای کم نہین یہان — آ تو کہ انیس ہم نہین یہان

ہانکی تہا کب اوسکی بات کو وہ — چہوڑی تہا کب اپنی ساتہہ کو وہ

جاتا تہا بصد شکوہ و غوغا — تہہ قافلہ طی راہ کرکا

منزل ہوئی رفتہ رفتہ جب طے — یاد آیا اوسی قبیلہ کی

ناگہ جو نگاہ کرکے دیکہا — لیلی کا ہوا نمود خیمہ

یعنی نظر آگئے ایک سایے — رخصت وہ ہوئین اوسی جان نی جابے

آبادی شہر کا نشان سا — کچہہ پیڑ سی اور کچہہ دہوان سا

پہنچا جو قریب قریہ مجنون — باشندہ دنکا وہانکی دل ہوا خون

دہشت سی درندونکی ہوا چار — گہر چہوڑ گئی سب اپنا یکبار

یہہ بہی لگی ملنی ہو کی مضطر ۔ آنکہین مجنون کی لشیت پا پر
یعنی کہ جنون عشق و سودا ۔ تہا دونو طرف سی کار فرما
تہا شیفتہ قیس کی چو او بر ۔ پاتی تہی سب اوسکو شیفتہ تر
جون جون کہ ہوئی غشی کی تکرار ۔ تہی رفتہ ز ہم وہ عاشق زار
دونون کو زبسکہ تہی محبت ۔ یون ہی رہی رفتگی کی حالت
جب زید نی ماجرا یہہ دیکہا ۔ اون دونون پہ لا گلاب چہڑکا
اوٹہہ بیٹہی جو ساتہہ دونو ہمراز ۔ مجنون نی کہا کہ ای ہمہ ناز
دیکہا کچہہ تو نی کیا کیا مین ۔ لایا حق عاشقی بجا مین
دوری مین تیری بت پریزاد ۔ آخر تو تجہی بہی ہو ویگا یاد
راحت کی نشان تہی مجہہ مین ساری ۔ رہتا تہا مین سب سی یک کنار
بجز آہ نہ تہا شفیق میرا ۔ جز نالہ نہ تہا رفیق میرا
آرام سی مین کبہی نہ سویا ۔ جاگی ہی نہ بخت خفتہ گویا
بجہہ بن نور ہانتا ای بت چین ۔ بستر میرا خاک و سنگ بالین
نہ باغ کی سرد باو کہائی ۔ نہ سایہ سی مین پناہ پائی
گردش مین رہا ہمیشہ ہرجا ۔ خورشید کا سر پہ میری سایا

قسمت مین جو میری غم رسی ہی — دم دم کی انیس تہا بیکسی سی
لیلی نی یہہ باتین جو ہین کی گوش — بولی کہ ای ننگ عشق خاموش
تہا جوش جنون سی تجکو تو خبط — ہی ورنہ نشان عاشقی ضبط
سو مینی کیا کہ ہو گی خاموش — جتکی رہی دل ہی دل مین کیا جوش
یہہ بار گران اوٹہانا تجہی — جو مینی کیا ہوا نہ تجہی
معشوق ہی تو مین عاشق زار — دعوی ہی میری تئین سزاوار
دل شہر سی رک گیا جو تیرا — سوجہی تجہی راہ کوہ و صحرا
جب تجکو قلق ہوا زیادہ — دریا کی طرف گیا تو سادہ
وہان نالہ و آہ کر کی رویا — یون تو نی غبار دل کا دہویا
ہمدم کی ہوئی جو تجکو خواہش — یون تو نی مٹائی دل کی کاہش
یعنی کہ بوحشیان صحرا — سر رشتہ نطق کو کیا وا
تو نی تو ز خود رمیدہ وحشی — ہر طرح سی اپنی کی تسلی
مشکل تہی جو مجکو تجکو کیا تہا — اندیشہ مجہی ہر ایک کا تہا
آگاہ نہ ہووین تا زن و مرد — بہر سکتی نہ تہی مین ایک دم سرد
کر سکتی نہ تہی کبہی مین نالہ — رسوائی کی ڈر کی ماری اک آہ

افتاد وہ عشق بحشم بیچون | دیکھی وہان لیلی اور مجنون
بیٹی کا نہ غم گیا سنبھالا | محمل مین اوٹھا کی اوسکو ڈالا
پھر ہوکی سوار ناقہ ناگاہ | دی اوسکی زمام سوی خرگاہ
دی کرد دو دام سی رہائی | بیٹی کو گھر اپنی وہ لی آئی
مجنون کو جو آگئی پھر افاقت | بس آنکھون مین پھر گئی قیامت
تاریک ہوا جہان نظر مین | اک سوک کی اوٹھی بس جگر مین
اوس وقت مین ہو کی سخت بیتاب | بولا وہ خیال تھا یہ یا خواب
پھر کر سخن شکایت آغاز | کی شکوہ بخت سی زبان باز
کای بخت بداین چہ عشوہ دادی | خونش داغ نوم بدل نہادی
کردی بوصال لیلیم شاد | اما زجفای ہجر فریاد
آنکھون سی میری لہو ہی جاری | ہون خستہ زخم بیقراری
کیا جانی نمک زن اب کدھر ہی | یاد اوسکی نمک زن جگر ہی
تھا مین تو نگار سی ہم آغوش | کیون ہو گئی یک بیک وہ روپوش
جانان سیہ ہم ای بت پریزاد | فریاد ز دوری تو فریاد
وہ تھی ہمہ ناز و دلبری تھی | یا لیلی کی شکل کوئی پری تھی

بستر پہ گری وہ ہو کے مدقوق | ہوتا ہی نہان مین عشق معشوق

تھی عشق مین جو حیا بھی ہمراہ | کر سکتی نہ تھی وہ زیر لب آہ

رہ جاتی تھی آنکھین ڈبڈبا کر | پی جاتی تھی اشک اپنے لا کر

تھا اوسکو زبسکہ ضبط سی کام | تھامی ہی رکھی تھی دل کو ناکام

مرگ اوسکی نظر مین چھا گئی تھی | رخسارون پہ زردی آگئی تھی

تن ضعف سی ہو گیا تھا کمزور | بستر پہ پڑی تھی زندہ در گور

از بسکہ گئی تھی بال سی لٹ | لی سکتی نہ تھی وہ خستہ کروٹ

جان اوسکی لبون پہ آرہی تھی | اسیر غم دوست کہا رہی تھی

دیکھہ اوسنے تباہ اپنی حالت | یون ماسی کہا کہ ہی وصیت

کا ہی مادر مہربان مین بیمار | جسوقت مرون بحالت زار

ہاتھہ اپنی گلی مین ڈال میری | دیجی کھول تو سر کی بال میری

رخسارون پہ میری نیل غم رکھہ | ابرو مین اوسیطرح کا خم رکھہ

کر سرمہ چشم نور رفتہ | خاکو نہ وہ قیس غم گرفتہ

کر شستی سی رنگ کی فزایش | ہمخاک دفن کو دی نمایش

ہر عضو ہو جب میرا حنائی | صندق کو بلطف دی صفائی

دن رات رہی وہ غم کی تصویر — تیری ہی لئی حزین و دلگیر
صادق تھی وہ تیری عاشقی مین — رکھی تھی کمال صادقی مین
تھی اوسکو جو تجھسی انس جانی — لب پر دم نزع تھا فلانی
باللہ کہ اب بھی درتہ خاک — تیری ہی ہوس مین ہی وہ غمناک
پھر کہیو یہہ اوسی ای وفادار — تو جی کہ موا تیرا وہ بیمار
یعنی کہ فراق دیدہ لیلی — بر چہرہ زمرگ خورد سیلی
رنج و محن جفا سی چھوٹی — جی دی کئی اور بلا سی چھوٹی
پھرتی تھی جو مثل برق چالاک — اب اوسپہ پڑا ہی تودۂ خاک
تھی جو گل باغ ناز و خوبی — اب ہی وہ سزای سینہ کوبی
تھی حسن پہ جسکی خلق مفتون — اب ہی وہ بزیر خاک مدفون
تھا جسکا کرشمہ ناوک انداز — اب تو وہی خود وہ سر بسر ناز
تھی جو خفقان دلسی مضطر — اب کنج لحد ہی اوسکا بستر
تھا جسکا زمانہ جستجو مین — وہ مر گئی تیری آرزو مین
ساتھ اپنی وہ لیکی داغ دوری — دنیا سی گئی بنا صبوری
یہہ سنکی اگر کری وہ زاری — تو کیجیو اوسکی غمگساری

ای وای وہ سیب غبغب اوسکا ای وای وہ پستہ لب اوسکا

ای حیف وہ حرف شکر آمیز ای وای وہ غنچۂ شکر ریز

ہی ہی یونہی وہ رشک صد باغ جون لالہ خزان مر گئی سی داغ

یکچند پڑی رہی وہ بیمار آخر موئی تیری غم مین ای یار

جب صدمۂ نزع جان پر تہا مجنون مجنون زبان پر تہا

سن اوسی خبر یہہ وحشت افزا وہ نالی کئی کہ چرخ کانپا

ہاتہہ اوٹہہ کی چلا جبین کی جانب اشک آنی لگی زمین کی جانب

آئینہ مین لگی وہ تکنی صورت بس آگئی جنون وحشت

پیراہن صبر کو کیا چاک لوٹا جون اشک بر سرِ خاک

جون ابر بہار گریہ کرتا بس وہان سی چلا بسوی صحرا

ہر کوہ مین جا کی خوب رویا ہر سنگ کو خون مین ڈبویا

ہر دشت کی اوسنی خاک اوڑائی ہر باغ مین دہوم ایک مچائی

ہر نخل کی لگ گلی وہ رویا ہر چشمہ پہ تخم اشک بویا

چاہی تہا کہ دی مٹا اوسی دم تصویر خیال غم وہ پر غم

ہاتہہ اوسکا پکڑتا تہا ولی صبر تا دیکہہ لی اپنی یار کی قبر

عبد الواحد خان ولد محمد مصطفی خان بن حاجی محمد روشن خان
اسکنہ اللہ فی الجنان چند نسخہ جمع کرکی اپنی محمل شوق
طبیعت کو موافق ارشاد جناب مقبول بارگاہ کبریا مولوی محمد زکریا صاحب
مدظلہ العالی کی طرف میدان تصحیح اس نسخہ مثنوی مرزا تقی ہوس
کی لایا ❊ اور بیچ تاریخ پندرہوین شوال سنہ ۱۲۶۱ ہجری مطبع مصطفائی
واقع محلہ محمود نگر زیر اکبری دروازہ مین واسطی تفریح فرسودگان وادی
محنت اور آسودگان منازل محبت کی حلیۂ انطباع پہنایا ❊
والحمد للہ علی نوالہ وآلائہ والصلوۃ علی محمد وآلہ واحبائہ ❊

مثنوی تاریخ ذو بحرین و ذو قافیتین چکیدۂ قلم مریم شکم ناثر نثر
بی نظیر ناظم نظم دلپذیر میر ناصر علی متخلص بنصیر سلمہ اللہ القدیر ❊

لیلی و مجنون کا یہہ قصۂ لطیف	چہپکیا از بخشش رب لطیف
سال کو لکہہ دیکہہ نہ روے ہوس	کیا ہوس انگیز ہی نظم ہوس

۱۲۶۱

ایضاً قطعۂ تاریخ

ہوئی مطبع مصطفائی مین طبع	جو لیلی و مجنون کی یہہ داستان
ہوا مصرع سال یون طبع زاد	چہپی ہی عجب مثنوی دلستان

۱۲۶۱